رسالہ تصنیف جناب مولوی محمد عمر خان

رامپوری کا کہ نام تاریخی اوسکا مصنف سے یہہ ہے

تحفۂ مسیحی

سن بارہ سو ساٹھہ ہجری مین بیچ مطبع مسیحائی کے

اہتمام مسیح الزمان منیجر چھپا





الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ
الطاہرین الطیبین وازواجہ المطہرات امہات المؤمنین وخلفائہ
الراشدین المہدیین الہادین وسائر الصحابۃ ائمۃ الدین اجمعین
بعد حمد و صلوۃ کے بندہ کثیر العصیان ضعیف البنیان محمد عمران غفر اللہ لہ ولوالدیہ
متوطن شہر مصطفی آباد عرف رامپور کا کہتا ہی کہ ایک شخص محتاج بظاہر خوار و بی اعتبار
اور حقیقت مین دیانت دار اور تقوی سی آراستہ کمال دیندار رہنی الادوار الاما کالتہ
کالنیکالی لااصل شب و روز قال اللہ و قال الرسول کے طلب مین سرگرم لیکن بسبب
تقدیر الہی کی کہ لا ینال الانسان الا ما قدر لہ علم سی بی بہرہ تہا جسکو سنتا کہ عالم فاضل
پرہیزگار دیندار مقبول درگاہ الہی کا ہی اوس سی جاکر استفادہ کرتا اور جو کچھ شک و شکوک
مسایل دینی مین ہوتی تو پوچھتا اتفاقاً جناب ارشاد مآب یگانۂ فضلای دہر یکتای علمای

علمای عصر جامع علوم معقول و منقول کاشف دقایق فروع و اصول استاد و مربی میرے
حضرت سید مولوی محمد حیدر علی صاحب قبلہ اعلی اللہ شرفہ و درجاتہ و افاض علی العالمین
برّہ و فیوضاتہ رامپور سی سنہ ۱۲۳۰ بارہ سی تیس ہجری مین دار الامارہ کلکتہ کو تشریف فرما ہوئے
یہہ قصیر بہی اونکی خدمت مین ہمراہ رکاب سعادت انتساب کے علم کا استفادہ کرتا وہان تک
پہونچا اونکی علم و فضل اور کمالات کا شہرہ اطراف و جوانب مین بنگالی کے ہوا اور خاص اور
عام سب مستفید اور بہرہ مند ہوئی وہ شخص تو طالب ایسی ہی شخصون کا تہا سنتی ہی آکر حاضر
ہوا الغرض ایک مدت تک تو یہین آتا رہا اور مسئلہ مسایل دین کے پوچہتا رہا ایک روز بولا
کہ حضرت ہم کہان تک مسایل پوچہہ سکین گے علم دریا ہی مسایل کی کچہہ حد شمار نہین اور
ہم لوگ جہلا عربی اور فارسی کی کتابون سی واقف نہین التماس یہہ ہی کہ یہہ مسایل
مسلمان کی تجہیز و تکفین کے کہ یہہ نہایت ضرور ہین اور ہر مسلمان کو انکی احتیاج ہی اگر
اردو زبان مین مذکور ہون تو نہایت فیض عام اور قریب فہم عوام ہو حضرت مولانا صاحب نے
بہتیکر بسبب قلت فرصت کے کہ اکثر اوقات درس تدریس اور ہدایت مخلوقات مین مشغول
رہتی تہی اس عاجز کو ارشاد فرمایا کہ تو یہہ مسایل فقہ کی معتبر کتابون سی نقل کر کی بطور ایک
رسالہ کی جمع کر دی تا کہ فیض عام اور فائدہ تام ہو جای پس بندہ نی فرمان لازم الاذعان
اوس جناب کا سعادت دارین کی سمجہہ کر چند معتبر کتابون سی جو مسئلے کہ متفق علیہ تہی سب
لکہی اور جن مسئلون مین اختلاف علما کا تہا اونمین سی جسکا اختلاف ذکر کرنا مناسب تہا
اوسکو مع الاختلاف ذکر کیا اور باقی جگہہ جو حکم کہ مفتی بہا اور مختار تہا اوسکو بیان کیا دوسری کو
چہوڑ دیا تا کہ خاطر عوام کی بہت اختلافات سی پریشان نہو جن کتابون سی یہہ رسالہ لکہا گیا ہے
وہ یہہ ہین ہدایہ شرح وقایہ فتاوای عالمگیری فتاوای قاضی خان بحر الرایق در مختار فتح القدیر

صغیرۃ المصلی شرح منیۃ المصلی خزانۃ الروایات خزانۃ المفتین جامع الرموز ترجمہ مشکوۃ شریف
شیخ عبد الحق دہلوی کا اس رسالہ کی بارہ فصلین مقرر کین پہلی فصل جانکندن کے بیان مین
دوسری فصل میت کے غسل مین تیسری فصل کفنانے مین چوتھی فصل جنازہ
کی نماز مین پانچوین فصل اوسکے بیان مین کہ جسکو غسل دینا اور اوسکے جنازہ کی نماز
پڑہنا درست ہے یا نہین چھٹی جنازہ کی امامت مین ساتوین فصل جنازہ کے اوٹہانے والے
اور اوسکے ساتھہ چلنے مین آٹھوین فصل دفن اور قبر کے بیان مین نوین
فصل شہید کے احکام مین دسوین فصل مسایل متفرقہ مین گیارہوین فصل
تعزیت مین بارہوین فصل اہل مصیبت کے لئے طعام بہیجنے اور میت کے لئے
صدقہ دینے مین یہہ موافق سوال اوس طالب مذکور کے اس رسالہ کا نام تجہیز و تکفین
مسلمان کی رکہا گیا اور حسن اتفاق سے تاریخ ہجری بہی اسکی یہی ہوئی پہلی
فصل جانکندن کے بیان مین اگر کسی مسلمانکو جانکندن شروع ہو آثار موت کے اوسپر
ظاہر ہون چنانچہ ٹیڑا ہونا ناک کا اور سست ہو جانا پانونکا کہ پہیل نہ سکین یا شل اونکے
اور چیزین کہ وقت جانکندن کے ظاہر ہوتی ہین پس یہہ آثار جب معلوم کئے جاوین تو
مستحب ہے حاضرونکو کہ منہہ اوسکا قبلہ کی طرف پہیرین اور درست ہے کہ سیدہی کروٹ پر لٹا
وین جسطور سے کہ زندگی مین سونا سنت ہے اگر چت لٹا دین پانون اوسکے قبلہ کی طرف کرین
اور سر کے نیچے ایک پاک تکیہ رکہکر ذرہ اوپر اوٹہا دین تا کہ منہہ اوسکا قبلہ کی طرف ہو جاوے
تو یہہ بہی جائز ہے اگر اسطور لٹانے مین مرنے والے پر کچہہ تکلیف زیادہ ہو تو اوسکو اوسی
وضع پر چہوڑ دین جس وضع پر کہ وہ پڑا ہو واجب ہے اوسکے اقربا پر اگر اقربا نہون تو اون
مسلمانون پر جو حاضر ہون تلقین کرنا شہادتین کا قبل وقت غرغرہ یعنی پہلے اوسکے کہ دم اوسکا سینے مین

مین اگر اونکی کہ یہہ حالت سنی سمجہنے کی نہین رہتی ہے بعضے علما کہاہی تلقین کرنا مستحب ہے
اکثر علما کے نزدیک شہادتین کی تلقین سے یہہ مراد ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور بعضون کے نزدیک یہہ مراد ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لیکن اسطور سے تلقین کرین کہ آپ پڑہ پڑہکے اوسکو سناوین کہ وہ سنکے
اوسکو نہین کہہ تو بہی کہہ اوسواسطے کہ یہہ وقت اوسپر کمال تکلیف کا ہے مبادا کہ انکا
کہنا اوسکو برا معلوم ہو یا وہ بسبب کمال تکلیف کے انکار کر بیٹہے تو یہہ اوسکے حق مین بہتر نہین
پس چاہیے اون حاضرین کو جب تک تلقین کرتی ہین کہ مرنیوالا ایکبار شہادتین صراحۃً یا
اشارۃً کہلی پہر اوسکو تلقین کرنا موقوف کرین اگر بعد اوسکے کوئی بات دنیا کی اوسکے منہ سے
نکلی تو پہر اسی طور سے تلقین کرین علیٰ ہذا القیاس یہان تک کہ اوسکا آخر کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ہوجائے اگر کسی مسلمان سے کفر کا کلمہ جانکندنی مین ظاہر ہو عیاذًا باللہ تو اوسکی واسطے دعا مغفرت
کی خدا سے مانگین اور اوسکی تجہیز اور تکفین مسلمانون کی سی کرین کہ اسوقت کے کفر اسلام
کا اعتبار نہین مرنے والے کے پاس سورہ یٰسٓ اور سورہ رعد پڑہنا مستحب ہے اور
جب کہ وہ مرچکی تو اوسکی آنکہین بند کرنا مستحب ہے اور ایک پٹی کپڑے کی اوسکی ٹہوڑی کے
نیچے سے نکالکر اوپر سر کی باندہ دین تاکہ منہہ اوسکا پہیلا نہ رہ جا اور مکہی وغیرہ اوسمین نجا
اسکی آنکہین بند کرنی والا بند کرتی ہوئی پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ
وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ
عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ
اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ بعد اوسکے میت کے پاؤن پہیلادین کہ سکڑ نجاوین اور ایک
تلوار یا کچہہ لوہا اوسکے علاوہ میت کے پیٹ پر رکہہ دین کہ پہول نجا اور جاگیر جادین دمک و

خوشبوئیان تیل عطر اور گلاب وغیرہ کے جب تک کہ میت کو غسل نہ دیا ہو قرآن پڑہنا اوسکے پاس مکروہ ہی بعضے علما کے نزدیک جائز نہین بیٹہنا میت کے پاس حیض اور نفاس والی عورتون کا اور اوس کسیکا کہ جنابت مین ہو اور بعضے علما کے نزدیک اسمین کچہ مضایقہ نہین ہی میت کے اقربا اور ہمسایہ اور اہل محلہ کو خبر کرنا اسکی موت سے مستحب ہے میت کو چارپائی یا تخت پر رکہین زمین مین نہ ڈالدین چنانچہ رسم ہنود کی ہے اسلیے کہ اثر زمین کا اسکے بدن کو کچہ تغیر کر دیگا اور زمین پر ڈالنی مین ہتک اور اہانت بہی مردے کی ہے حالانکہ تعظیم اور تکریم اوسکی حدیث شریف مین آئی ہے شتابی کرنا میت کی تجہیز تکفین مین مستحب ہے

دوسری فصل میت کے غسل مین میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے فرض کفایہ اوسکو کہتے ہین کہ جو بعضے لوگ ادا کرین تو سب چہوٹ جائین اور جو کوئی ادا نکرے تو سب گنہگار ہون جب میت کو غسل دینے کے لیے تخت پر ڈالین تو مستحب ہے کہ تین بار یا پانچ بار یا سات بار پہلے اوس تخت کو صندل اور اگر سے یا جو انمین سے میسر ہو دہونی دین تب میت کو اوسپر ڈالین اور گرد اوسکی وہی دہونی رکہین اور پاؤن اوسکی قبلہ کی طرف کرکے اسطور سے کہ منہہ بہی قبلہ کی طرف ہو جائی لٹا دین اگر جگہہ میسر نہوسکا تنگ ہو تو جس وضع کہ ہو سکے غسل دین غسل کے وقت میت کے بدن پر جو لباس ہو نکال ڈالین مگر بے ستری نکرین بلکہ ایک پاک کپڑا اوسکی ستر عورت پر ڈالدین حضرت پاک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جو خرقہ سمیت غسل دیا تہا تو یہہ اوسی جناب پاک کی خواص سے تہا غیر کے لیے اوسپر قیاس نہین ہی کہ یہہ مخالف افعال و اقوال حضرت کے ہے غسل کا پانی خطمی عراقی یا بیر کی پتی یا صابون یا سجی ڈالکر گرم کرین اگر کوئی چیز انمین سے میسر نہوسکے تو فقط گرم پانی بہی کافی ہے غسل ہونے

دھونے والا پہلے اوسکے استنجے کی جگہہ سے کلوخ یا پتھر سے نجاست دور کرکے پھر کپڑے
کی تھیلی ہاتھ مین پہنکے استنجا میت کا کردے پھر اس تھیلی کو دور کرے پھر ہاتھ دھو کر اپنی انگلی پر کپڑا
لپیٹ کر دانت مونھہ میت کے مل دے اور دونو نتھنون مین پھرا دے یہی کافی ہے منھہ
اور ناک مین میت کے پانی نہ ڈالے اگر خوف اندر چلے جانیکا ہی کیونکہ میت زندہ کی طرح سے
مونھہ ناک سے پانی نہین نکال سکتا پھر سب باقی وضو پورا کردے وضو سے پہلے پہنچون تک
ہاتھ میت کے نہ دھوئے کہ یہہ سنت زندہ کے واسطے ہے جسکے لیے ہاتھ دھونا غسل کے
والے کا کافی ہے پھر داڑہی اور سر کے بال اگر ہون تو خطمی عراقی سے دھلوا اگر یہہ میسر
نہو تو صابون وغیرہ سے دہوئے بعد اسکے میت کو بائین کروٹ پر ڈال دے داہنی طرف
تین مرتبہ پانی سر سے پاؤن تک ڈالے کہ بائین طرف جو تخت سے لگی ہوئی ہے وہان تک
پہنچ جائے یہہ پہلا غسل ہوا پانی ڈالنے مین سر سے شروع کرے سب بدن میت کا ہاتھ سے
ملین مگر ستر کی جگہہ تھیلی ہاتھ مین پہن کر کپڑا لپیٹ کر خالی ہاتھ سے ستر کی جگہہ نہ ملے کہ ہاتھ
لگانا اور دیکھنا ستر کی جگہہ کا مردے کی روا نہین ہے جیسے کہ زندے کے پھر میت
کو داہنی کروٹ پر لٹاکے بائین طرف سر سے پاؤن تک تین مرتبہ پانی بہاوے اور اچھی
طور سے بدن دہو ڈالے کہ صابون معلوم ہو یہہ دوسرا غسل ہوا ان دونو مرتبہ پانی ہو
کہ بیری کی پتی وغیرہ ڈالکر جوش کیا گیا ہو پھر اوسوقت میت کی پشت کو غسل دینے والا اپنے
گھٹنون اور ہاتھون یا سینہ سے غرض جسطرح سے ہوسکے تکیہ لگا کر اوسکو بٹھائے اور پیٹ
اوسکا آہستہ آہستہ نیچے کو ملے اگر اوسکے پیٹ سے کچھ نکلے تو اوسے دھو ڈالے اعادہ غسل
وضو کا نکرے پھر میت کو بائین کروٹ پر لٹاکے داہنی طرف سر سے پاؤن تک
تین مرتبہ پانی بہاوے اس مرتبہ کے پانی مین چاہیے کہ تھوڑا سا فقط کافور ملا ہو

بیری کی پتی وغیرہ اسمین نہ ڈالین اور جوش بہی نکیا ہو یہہ میسر ہو غسل ہوا اس بیان سے
معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہے اگر پانی ڈالنا تین بار سے کم یا زیادہ
بہی غسل ہوجائیگا اسلیے کہ واجب ایک ہی مرتبہ ہے پہر اوسکے تمام بدن کو کپڑے سے
پونچہ ڈالے اگر بعد اسکے بہی کچہہ اسکے بدن سے خارج ہو تو اوسکو بہی دہو ڈالے اعادہ غسل کا نہ
اگر سر کے بال اور داڑہی ہو تو اوسپر حنوط لگائین حنوط اوس خوشبو کو کہتے ہین کہ چند خوشبو
مثل عطر اور گلاب اور صندل وغیرہ کی ایک جگہہ جمع کرتے ہین اور یہہ مشہور ہے کہ عطر
اور ورس داخل کرنا حنوط مین مرد کے واسطے مکروہ ہے اور عورت کے لیے جائز
مشک ڈالنا حنوط مین جائز ہے ورس نام ہے ایک قسم گہاس کا کہ سرزمین یمن مین پیدا ہو
اور بعضے محققین نے لکہا ہے کہ ورس اوس کو کہتے ہین کہ ہندوستان مین مشہور درخت
میت کے دونو ہتہیلیون اور تلوون پر اور ماتہے اور ناک پر اور دونو گہٹنون پر کہ یہہ اعضا
سجدہ کے ہین کافور لگائین اور حنوط اوسکے کفن پر بہی لگائین اور مرد کی منہہ ناک کان
مین روئی رکہہ دین تو مضائقہ نہین اور روئی رکہنا میت کے جا ضرور اور پیشاب کے جگہہ مکروہ
کنگہا کرنا میت کا اور بال اور ناخن کاٹنے اوسکے جائز نہین لیکن جو ناخن ٹوٹ گیا
تو اوسکا کاٹنا درست ہے اگر خاوند جورو کو غسل دے تو جائز نہین اور جورو خاوند کو
غسل دے تو درست ہے بشرطیکہ اوسکو کوئی طلاق نہ دی ہو یا طلاق رجعی دی ہو لیکن
دینے کے وقت عدت مین ہی اگر عدت اوسکے قبل غسل دینے کے تمام ہو
یا وہ مطلقہ تہی طلاق بائن کرکے یا خاوند کے مرنے کے بعد پہلے غسل دینے
ہو کر مسلمان ہو گئی یا ہاتہہ لگا یا خاوند کے باپ یا بیٹے کو بدی سے یا بوسہ لیا اونکا
تو ان سب صورتون مین عورت کو غسل دینا خاوند کا درست نہین بہتر یہہ

ہے کہ غسل میت کو وہ دے کہ جسکے ساتھہ میت کو قرابت زیادہ ہو اگر میت کے اقربا مین
کوئی غسل کے احکام نجانتا ہو تو وہ شخص غسل دے کہ متقی پرہیزگار امین ہو اور احکام
غسل کے بھی جانتا ہو نہلانے والا میت کے بدن پر اتفاقاً جو کچھ مکروہ یا بری چیز دیکھے تو اوسکا
اظہار نکرے بشرطیکہ قبل موت کے وہ چیز اوسمین ہوا اور اگر مرتے وقت بعد موت کے وہ
پیدا ہو جیسے کہ کالا منہہ ہو جانا یا مثل اسکے اور کچھہ عیاذاً باللہ اور وہ میت فسق فجور مین
مشہور ہو اوسکے اظہار مین باک نہین ہے تاکہ اور آدمیون کو اس سے عبرت ہو اگر
میت کے چہرے پر نور یا مسکرانا اوسکے لبون سے دیکھے یا مثل اسکے اور نیکیون سے
تو اسکا اظہار کرنا بہتر ہے تاکہ اور آدمیون کو نیک عمل پر رغبت ہو اگر میت پانی کا ڈوبا
ہوا ملے اور بدن اوسکا گل سڑ گیا ہو تو اوسکا غسل مسلمانون پر واجب ہے پس اگر غسل
کی نیت سے تین غوطے دے کر پانی سے نکال لیا جا تو اوسکے غسل کے لیے کفایت کرتا ہے
لڑکیان لڑکے اگر مراہق ہون یعنی حد شہوت کے نہ پہنچے ہون تو جائز ہے کہ غسل اونکو خواہ مرد مین
خواہ عورتین خنثی مشکل یعنی وہ کوئی کہ جسمین مرد اور عورت کے پہچاننے کی نشانیان جمع
ہون اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہو اگر مراہق ہو چکا ہو تو تیمم کرایا جاے ورنہ حکم اوسکا مثل
چھوٹے لڑکون کے ہے اگر عورت مر جاے مردون مین اور وہان کوئی دوسری عورت
نہلانے والی اوسکی نہ ملے یا مرد مر جاے عورتون مین اور وہان کوئی مرد دوسرا نہلانے
والا اوسکا نہ ملے تو جو اوسکا محرم ہو وہ اپنے ہاتھہ سے اوسکا تیمم کر دے اگر محرم کوئی
نہو تو اجنبی اپنے ہاتھہ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کر دیوے پھر نماز جنازہ کی پڑھے میت کے غسل مین
نیت شرط ہے لیکن واسطے ساقط ہونے فرضیت غسل کے مسلمانون سے نہ واسطے میت
کی طہارت کے چنانچہ اگر نماز جنازہ کی غریق پر پڑھین بدون اعادہ غسل کے تو جائز ہے

عـ۱

بیری کی پتی وغیرہ اسمین نہو ن اور جوش بہی نکیا ہو یہہ تیسرا غسل ہوا اس بیان سے یہہ
معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہے اگر پانی ڈالنا تین بار سے کم یا زیادہ ہو تو
بہی غسل ہو جائیگا اسلیے کہ واجب ایک ہی مرتبہ ہے پہر اوسکے تمام بدن کو کپڑے سے
پونچہہ ڈالے اگر بعد اسکے بہی کچہہ اسکے بدن سے خارج ہو تو اوسکو بہی دہو ڈالے اعادہ غسل کا نکرے
اگر سر کے بال اور داڑہی ہو تو اوسپر حنوط لگائین حنوط اوس خوشبو کو کہتے ہین کہ چند خوشبوئین
مثل عطر اور گلاب اور صندل وغیرہ کی ایک جگہہ جمع کرتے ہین اور یہہ مشہور ہے زعفران
اور ورس داخل کرنا حنوط مین مرد کے واسطے مکروہ ہے اور عورت کے لیے جائز ہے
مشک ڈالنا حنوط مین جائز ہے ورس نام ہے ایک قسم گہاس کا کہ سرزمین یمن مین پیدا ہوتی ہے
اور بعضے محققین نے لکہا ہے کہ ورس ٹسن کو کہتے ہین کہ ہندوستان مین مشہور درخت ہے
میت کے دونو ہتہیلیون اور تلوون پر اور ماتہے اور ناک پر اور دونو گہٹنون پر کہ یہہ اعضا
سجدہ کے ہین کافور لگائین عـ۲ اور حنوط اوسکے کفن پر بہی لگائین اور مردے کی منہہ ناک کان
مین روئی رکہہ دین تو مضایقہ نہین روئی رکہنا میت کے جا ضرور اور پیشاب کے جگہہ مکروہ ہے
ختنہ کرنا میت کا اور بال اور ناخن کاٹنے اوسکے جائز نہین لیکن جو ناخن ٹوٹ گیا ہو
تو اوسکا کاٹنا درست ہے اگر خاوند جورو کو غسل دے تو جائز نہین اور جورو خاوند کو
غسل دے تو درست ہے بشرطیکہ اوسکو کوئی طلاق نہ دی ہو یا طلاق رجعی دی ہو لیکن وہ غسل
دینے کے وقت عدت مین ہی اگر عدت اوسکے قبل غسل دینے کے تمام ہو چکے
یا وہ مطلقہ تہی طلاق بائن کرکے یا خاوند کے مرنے کے بعد پہلے غسل دینے سے مرتد
ہو کر مسلمان ہوگئی یا ہاتہہ لگایا خاوند کے باپ بیٹے کو بدی سے یا بوسہ لیا اونکا شہوت سے
تو ان سب صورتون مین عورت کو غسل دینا خاوند کا درست نہین بہتر یہہ ہے

عـ۱ کسی نسخہ مین ... ہے
... اگر ... ہو
... اور ... غسل ...
... ہین ...
عـ۲ کسی نسخہ مین ...
... ہے
... اور ...
... بعض ...
... ہے
اور بعض ...
... ہے

ہے کہ غسل میت کو وہ دے کہ جسکے ساتہہ میت کو قرابت زیادہ ہو اگر میت کے اقربا مین
کوئی غسل کے احکام نجانتا ہو تو وہ شخص غسل دے کہ متقی پرہیزگار امین ہو اور احکام
غسل کے بہی جانتا ہو نہلانے والا میت کے بدن پر اتفاقاً جو کچہہ مکروہ یا بری چیز دیکہے تو اوسکا
اظہار نکرے بشرطیکہ قبل موت کے وہ چیز اوسمین ہوا اور اگر مرتے وقت بعد موت کے وہ
پیدا ہو جیسے کہ کالا منہہ ہو جانا یا مثل اسکے اور کچہہ عیاذاً باللہ اور وہ میت فسق و فجور مین
مشہور ہو اوسکے اظہار مین باک نہین ہے تاکہ اور آدمیون کو اس سے عبرت ہو اگر
میت کے چہرے پر نور یا مسکرانا اوسکے لبون سے دیکہے یا مثل اسکے اور نیکیون سے
تو انکا اظہار کرنا بہتر ہے تاکہ اور آدمیون کو نیک عمل پر رغبت ہو اگر میت پانی کا ڈوبا
ہوا ملے اور بدن اوسکا گل سڑ گیا ہو تو اوسکا غسل مسلمانون پر واجب ہے پس اگر غسل
کی نیت سے تین غوطے دیکر پانی سے نکال لیا جاے تو اوسکے غسل کے لیے کفایت کرتا ہے
لڑکیان لڑکے اگر مراہق ہون یعنی حد شہوت کے نہ پہنچے ہون تو جائز ہے کہ غسل دین انکو خواہ مرد
خواہ عورتین خنثیٰ مشکل یعنی وہ کوئی کہ جسمین مرد اور عورت کے پہچاننے کی نشانیان جمع
ہون اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہو اگر مراہق ہو چکا ہو تو تیمم کرایا جاوے ورنہ حکم اوسکا مثل
چہوٹے لڑکون کے ہے اگر عورت مرجاے مردون مین اور وہان کوئی دوسری عورت
نہلانے والی اوسکی نملے یا مرد مرجاے عورتون مین اور وہان کوئی مرد دوسرا نہلانے
والا اوسکا نملے تو جو اوسکا محرم ہو وہ اپنے ہاتہہ سے اوسکا تیمم کرا دے اگر محرم کوئی
نہو تو اجنبی اپنے ہاتہہ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرا دے پہر نماز جنازہ کی پڑہے میت کے غسل مین
نیت شرط ہے لیکن واسطے ساقط ہونے فرضیت غسل کے مسلمانون سے نہ واسطے میت
کی طہارت کے چنانچہ اگر نماز جنازہ کی غریق پر پڑہین بدون اعادہ غسل کے تو جائز ہے

تیسری فصل میت کے کفنانے مین کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہے کفن سنت مرد کے لیے تین
کپڑے ہین ازار لفافہ قمیص کفن کفایت دو کپڑے ہین ازار لفافہ کفن ضرورت کم اس سے
لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا اوسمین چھپ جاے ازار اور لفافہ نام ہے اون چادرونکا کہ اون
دونونکو کفنانے کے وقت نیچے اوپر ڈال کر قمیص اوپر پہناتے ہین جس چادر کو اول بچھاتے ہین اوسکو لفافہ
کہتے ہین اوس چادر پر جو دوسری چادر بچھاتے ہین اوسکو ازار کہتے ہین ہر ایک چادر اتنی ہو کہ مردہ تمام
سر پانو سے اوسمین چھپ جاے اور ہر ایک چوڑا اسقدر ہو کہ مردے کو جو اوسپر لٹاوین تو دونو کنارے
اوسکے داہنی بائین طرف کے آپسمین نیچے اوپر آجائین قمیص اوس کفنی کو کہتے ہین کہ جسمین کلیان اور
آستینین وغیرہ نہون کفن سنت عورت کے لیے پانچ کپڑے ہین قمیص درع خمار لفافہ ازار خرقہ اور کفن
کفایہ تین ہین لفافہ ازار خمار کم اس سے مکروہ ہے اور کفن ضرورت اس سے کم ہے لیکن اسقدر
ہو کہ سب بدن میت کا اوسمین چھپ جاے درع اور قمیص مین اسقدر فرق ہے کہ قمیص اوسکو کہتے
ہین کہ جسکو مرد پہنتے ہین اور درع اوسکو کہتے ہین کہ جسکو عورتین پہنتی ہین درع سینہ کے
اوپر چاک کرتے ہین قمیص مونڈہے پر اور پہر کفنانے کے وقت بہی درع اور قمیص مین
ایسا ہی چاک کرنا چاہیے درع اور قمیص جو زندگی کے وقت نام تہا ان لباسون کا
بعینہ یہی نام رہا انکا بعد موت کے بہی اگرچہ قطع وضع انکی مخالف ہے زندگی کے وقت
سے خمار اوڑہنی کو کہتے ہین خرقہ سینہ بند کو کہتے ہین قمیص اور درع کا طول کاندہون سے
ٹخنون تک پہنچے اور عرض اسقدر ہو کہ مردہ اوسمین چھپ جاے درازی خرقہ کی تین
سے ہے عرض اوسکا بغلون سے گھٹنو کے نیچے تک اسقدر کہ گھٹنے اوسمین چھپ جائین
طول خمار کا دو ہاتھ ہے عرض اوسکا ایک بالشت ہے بعضون نے لکہا ہے کہ ایک
بالشت مین ستر عورت کا نہین چھپ سکتا ہے اگر دو بالشت اوسکا عرض کرین

فصل

کرین تو بہتر ہے چنانچہ مفتاح الصلوۃ مین لکھا ہے کہ مرد کے کفنانے کا یہہ طور ہے کہ اول لفافہ
کسی پاک چیز پر بچھائین مثلاً بوریا یا چارپائی یا تخت پہر دہونی صندل اور اگر کی اوسکو دیجے
خوشبو اوسپر چہڑکین پہر لفافہ پر ازار بچہائین پہر اوسپر بہی دہونی دیجے خوشبو چہڑکین بعد اسکے
آدہی کفنی ازار پر بچہائین اور آدہی میت کے سر کے طرف رہنے دین پہر اوسکو بہی دہونی
دیجے خوشبو چہڑکین یہہ معلوم ہو چکا ہے کہ دہونی صندل و اگر کی چاہیے پہر میت کو
پاک کپڑے سے پونچہ ڈالین پہر حنوط سر اور داڑہی پر اور کافور سجدے کی ساتون
اعضا پر لگا کر غسل کی جگہہ سے مواضع ستر کے چہپائے ہوئے کفنی پر لا رکہین پہر کفنی
کے چاک مین سر اوسکا ڈال کے کفنی پہنائین اور وہ آدہی کفنی کہ سر کی جانب بچہی
ہوی تہی اوسکو مردے پر پہیلا دین پہر پہلے ازار کو بائین طرف سے اوسپر لپیٹین پہر داہنی
طرف سے لپیٹین تاکہ داہنا کنارہ بائین کنارے کے اوپر آجاے پہر اوسی طور سے لفافہ اوسپر
لپیٹین پہر کفن کی دونو طرفین سر اور پانو کی جانب سے باندہ دین تاکہ اوڑنے کہلنے کا خوف
نرہے محیط مین لکہا ہے کہ کفنی کو بعد پہنانے کے نسئین لیکن تتاس والے نے لکہا ہے
کہ امام حلوائی نے فرمایا ہے کہ صحیح یہی بات ہے کہ کفنی کو بعد پہنانے کے سیدین عورت کے
کفنانے کا یہہ طور ہے کہ اول خرقہ یعنی سینہ بند پاک چیز پر چنانچہ معلوم ہوا بچہاوین
پہر اوسپر لفافہ پر ازار ازار پر درع یعنی کفنی پہر ہر ایک کو دہونی دیوین اور خوشبو اوسپر
چہڑکین جس طور سے کہ مرد کے کفنانے مین معلوم ہو چکا بعد اوسکے عورت کا بدن پونچہکے خوشبو
اوسکے سر پر اور کافور سجدے کی ساتون اعضا پر لگا کر بدن اوسکا چہپائے ہوئے
غسل کی جگہہ سے لاکے کفنی پر لٹا دین بعد اسکے کفنی پہنا دین پہر سر کے بال اوسکے
دو حصہ کرکے سینہ پر کفنی کے اوپر رکہین اور خمار یعنی اوڑہنی اوسکے سر پر پہنچا دی جائے اور

دو نون حصے اوسکے بالون کے اور چھاتی کے دونون طرفون مین چہپائین پہر خمار کو اوپر ازار کے
اوپر لفافہ لپیٹین جیسا کہ مرد کے کفن مین بیان ہوا بعد اسکے خرقہ کو اوپر بغلون
سے نکال کر گھٹنون کے نیچے تک لپیٹین اوس وضع سے جو بیان ہوا ہے پہلے بائین طرف سے
داہنی طرف لائین پہر داہنی طرف سے بائین طرف پہر کنارہ آور کمر کے جگہہ کفن کو باندہ دینا
تاکہ ستر محفوظ رہے جوہرۃ النیرۃ مین لکہا ہے ظاہر مذہب یہہ ہے کہ خرقہ کو درمیان لفافہ
اور ازار کے رکہین کنیزک کا کفن حکم مین مثل بی بی کے ہے خنثی مشکل مثل عورت کے ہے
مراہق مثل بالغ کے ہے محرم مثل حلال کے ہے صغیر السن لڑکے کے لیے کفن ایک
کپڑے تک بہی جائز ہے اور لڑکی کے لیئے دو تک اگر انکو بہی موافق بالغون کے کفن دیا جاے
تو بہتر ہے اگر بچہ پیٹ سے مردہ پیدا ہوا لڑکی ہو یا لڑکا تو اوسکو ایک پاک کپڑے مین لپیٹ
کر گاڑ دین اوسکو زندون کا سا کفن نہین جیسے کہ ہاتہہ پانون زندہ کے جو کٹ جائین تو نہ
کفنائے جائین بلکہ ایک پاک کپڑے مین لپیٹ کر گاڑ دیے جائین نیا پرانا کپڑا کفن مین
برابر ہے مگر پرانے کو دہو لین چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح بخاری
مین روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے مرض موت مین دیکہا اوس کپڑے
کی طرف جو اوسکے بدن مبارک مین تہا فرمایا کہ اس کپڑے کو دہو کر دو کپڑے اور بہی
زیادہ کر کے مجہے کفنائیو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہہ کپڑا پرانا ہے حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق نئے کے لیے زندے مستحق زیادہ ہین میت پرانے ہی کے
لیے مستحق ہے سفید کپڑے کا کفن بنانا مستحب ہے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا
سفید کپڑے کا کہ یہہ تمہارے بہتر لباسون مین سے ہے اور اوسمین کفناؤ اپنے مردون کو

کورے اور پہاؤل سے کپڑے کا کفن دینا درست ہے مرد کیواسطے ریشمین اور زرد اور سرخ
کپڑے کا کفن مکروہ ہے جیسے کہ اوسکو زندگی مین انکا پہننا مکروہ ہے عورت کے لیے
یہہ سب درست ہے جیسے کہ اوسکو زندگی مین انکا پہننا درست ہے اگر سوا اون کپڑون کے کہ مرد
کے لیے مکروہ ہین نہ ملین تو ضرورت کے واسطے ایک کپڑے سے زیادہ کفن نہ بنائین چاہیے کہ مرد
کا کفن ویسے کپڑے کا بنائین کہ پہنتا ہو جمعہ اور عیدین مین اور عورت کا ویسے کپڑے کا کہ پہنتی ہو
ماباپ کے گہر جانے مین مرد کا کفن اوسی کے مال سے دینا ہے اگر مال ہو اور اگر مال اوسکا
نہو تو اوسپر دینا واجب ہے کہ جسپر زندگی مین اوسکا نفقہ واجب ہوتا ہے جورو اگر غنی ہو
تو کفن اوسکا خاوند پر واجب ہے والا اوسکے مال مین سے دین اور نزدیک امام ابویوسف
رحمہ اللہ کے اگرچہ مال عورت کا رہا ہو تو بہی خاوند ہی کفن دے جیسے کہ زندگی مین
اوسکو لباس دیتا ہے **چوتھی فصل** جنازے کی نماز مین نبی علیہ الصلوۃ والسلام
کی امت کا اسپر اجماع ہے کہ نماز جنازہ کی فرض کفایہ ہے پس اگر کوئی شخص اس سے
انکار کرے تو کافر ہو جائیگا اور ایک مسلمان نے بہی نماز پڑہ لی تو سب چہوٹ جائینگے
ہر فرض کفایہ کا یہی حکم ہے جیسے کہ غسل کی فصل مین معلوم ہوا اس نماز کی صحت کے
واسطے نو شرطین ہین پہلی شرط مسلمان ہونا نماز پڑہنے والے اور مردے کا پس اگر کافر یا
مرتد نے کسی میت کے جنازہ کی نماز پڑہی بدون مسلمانون کے یا امام ہو مرتد یا کافر
اور مقتدی مسلمان ہون تو نماز درست نہو گی یا اگر کسی مردے کافر اور منافق پر مسلمان
لوگ نماز جنازہ کی پڑہین تو یہہ بہی جائز نہین دوسری شرط میت اور مصلی کا بدن پاک
ہونا ہے جنابت اور بے وضو ہونے سے اور جمیع ناپاک چیزون سے اگر نماز جنازہ کی جماعت
نے پڑہین تو فقط امام اور میت کی طہارت شرط ہے اسلیے کہ ایک مسلمان اگر

نماز جنازہ کی پڑھ لیگا تو سب مسلمان چھوٹ جائینگے اس فرض سے مگر جو مقتدی کہ بے
طہارت نماز پڑھیگا تو اوسکی نماز ہوگی تیسری شرط میت اور مصلی کا لباس پاک ہونا ہے
چوتھی شرط میت اور نمازی کا مکان پاک ہونا ہے مگر میت کے مکان طہارت مین سے
پانچوین شرط ستر عورت میت اور مصلی کا ستر عورت مردون کے لئے چھپانا بدن کا ہے
ناف سے گھٹنون تک لیکن ناف خارج گھٹنے داخل اور عورتون کے لیئے تمام بدن کا چھپانا
مگر چہرہ اور دونو ہتھیلیان اور دونو قدم کہ یہہ تینو اعضا موافق صحیح روایت کے اوسکے
حق مین عورت نہین ہے باقی اسکی تفصیل بڑی کتابون مین مذکور ہے اس جگہہ بقدر ضرورت
کے بیان ہوا چھٹی شرط رکھنا میت کا زمین یا اوس چیز پر کہ شرع مین مثل زمین کے
ہو روبرو مصلی کے پس اگر جنازہ مثلاً گھوڑے ٹٹو پر ہو پیچھے یا داہنی بائین طرف
مصلی کے یا غائب اوس سے تو نماز جنازہ کی درست نہوگی ساتوین شرط بالغ ہونا
امام کا آٹھوین شرط کھڑا ہونا مصلی کا رو بقبلہ ہوکر نوین شرط نیت کرنی مصلی کی نماز
کی خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے اور دعا واسطے میت کے بطور سے مصلی سے کہے نیت
کی مینے جو ادا کرون چار تکبیرین نماز جنازہ کی واسطے اللہ تعالیٰ کے اور دعا واسطے
اس میت کے منہہ میرا قبلہ کی طرف اگر مصلی مقتدی ہو تو کہے نیت کی جو ادا کرون
چار تکبیرین نماز جنازہ کی واسطے اللہ تعالیٰ کے اور دعا اس میت کے واسطے اس امام
کے پیچھے منہہ میرا قبلہ کی طرف پھر نیت کے بعد متصل تکبیر اولی کہے یعنی اللہ اکبر
جنازہ کی نماز مین دو ارکان ہین چار تکبیرین کہنا یعنی ابتدا نماز کے کہے اللہ اکبر پھر بعد
ثنا کے اللہ اکبر کہے پھر بعد درود کے اللہ اکبر کہے پھر بعد دعا اللہ اکبر کہے اور نماز مین کھڑا
ہونا بعضے علما نے کہا ہے کہ تکبیر اولی شرط ہے رکن نہین پس تکبیرین ہین سنتین اس نماز مین ہین تکبیر

تکبیر اولیٰ کے بعد ثنا پڑہنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَىٰ جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ دوسری تکبیر کے بعد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑہنا جو درود ہو مثلاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑہنا مثلاً اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ وَخُصَّ هٰذَا الْمَيِّتَ بِالرَّوْحِ وَالرَّاحَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهِ الْاَمْنَ وَالْبُشْرٰى وَالْكَرَامَةَ وَالزُّلْفٰى بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اس میں کوئی دعا مقرر نہیں ہے جو دعا یاد ہو سو پڑہے لیکن جو دعا کہ حدیث میں منقول ہوا وسکا پڑہنا اولیٰ ہے اگر میت غیر مکلف ہو کہ اوسپر تکلیف عبادت کی خدا کی طرف سے نہیں یعنی مجنون اصلی یا نابالغ پس اگر لڑکا ہو یا مجنون مرد ہو تو یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اگر لڑکی ہو یا عورت مجنون ہو تو یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پہر دعا کے بعد چوتہی تکبیر کہکے داہنی طرف منہہ پہیر کر سلام کریں اور سلام میں یہہ پڑہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پہر ایسے ہی بائیں طرف کو

فتح القدیر مین یہہ کہا ہے سلام مین نیت میت اور مقتدیون کی کرین قاضیخان وغیرہ نے
کہا ہے سلام مین میت کی نیت کرنا منع ہے پہلی تکبیر مین ہاتہہ اوٹھانا کانون تک ہے
باقی تکبیرون مین ہاتہہ اوٹھانا موافق مذہب مختار کے درست نہین ہے امام چارون تکبیرین
بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ کہین جیسے نماز پنجگانہ مین اور سلام داہنی طرف کا
بلند آواز سے کہے جنازہ کے سینہ کے برابر کہڑا ہونا امام کا مستحب ہے میت عورت ہو یا
مرد اگر مصلی فقط ایک ہی ہو تو وہ بہی سینہ ہی کے برابر کہڑا ہووے تین صفین کرنا اس نماز مین
مستحب ہے یہان تک کہ اگر سات آدمی ہون تو ایک امام ہو اور تین شخص اوسکے پیچہے
کہڑے ہون اور دو شخص اونکے پیچہے اور ایک سب کے پیچہے تا کہ تین صفین بن جائین اس واسطے کہ
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جس شخص پر تین صف آدمیون نے نماز پڑہی تو اللہ تعالے اوسکو
بخش دیگا اس نماز کی سب صفون سے پچہلی صف مین ثواب زیادہ ہے برخلاف نماز پنجگانہ کے کہ
اوسمین پہلی صف مین ثواب زیادہ ہے یا ایک شخص حاضر ہوا اور بعضے تکبیرین ہو چکی ہین تو نماز
مین داخل نہووے جب تک امام تکبیر نکہے پس جب امام کہے تو یہہ امام کے ساتھہ تکبیر کہکر
داخل ہو جائے برخلاف اوس شخص کے جو حاضر تہا پہلی تکبیر کے وقت اور اوسکو کچہہ
دیر ہو گئی امام کے ساتھہ تکبیر نکہہ سکا تو وہ دیر نکرے تکبیر کہکر امام کے ساتھہ شریک ہو جائے
کہ اسقدر ضرورت ہے اور ضرورتین معاف ہین ایسے ہی جو شخص کہ حاضر ہوا چار تکبیرون
کے بعد تو وہ بہی دیر نکرے جلد تکبیر کہکر کہڑا ہو جائے پہر جب امام سلام پہیر چکے تو وہ
شخص تہا تین تکبیرین متصل بغیر دعا و درود کے کہہ کے سلام پہیر دے پس اگر اوس سے
آگے سے میت کو اوٹہا لیا قبل پوری ہو جانے چار تکبیرون کے تو نماز اوسکی باطل ہو گئی
اگر بہت جنازہ جمع ہون تو علیحدہ علیحدہ نماز پڑہنا ہر جنازہ پر بہتر ہے پہلے پڑہنا

پڑھنا اوسپر بہتر ہے کہ سب مین نیک بہت ہے اور اگر جمع کرکے ایک بار سب پر نماز پڑھین تو بھی جائز ہے پھر انہین اختیار ہے کہ سب جنازونکی ایک صف بنائین یا ہر جنازہ کو برابر رکھکے اپنے منہہ کے سامنے سب کو رکھین اسطور سے کہ مصلی اگر ایک شخص ہو تو اوسکے منہہ کے آگے سب کے سینہ ہون اور اگر امام ہو تو اوسکے منہہ کے آگے سب کے سینہ ہون لیکن اپنے نزدیک اوس جنازہ کو رکھے کہ سب مین بہتر اور افضل ہو پھر اوسکے بعد اوسکو رکھے کہ اون سب باقیون مین بہتر اور افضل ہو علی ہذا القیاس اسی طور سے سب کو رکھے اگر مرد اور عورتین اور نابالغ اور خنثی مشکل اور حر اور غلام سب جمع ہون تو سب سے پہلے مردونکو رکھین خواہ حر ہون خواہ غلام ہون اور بعضے کہتے ہین کہ غلام حرونکے پیچھے رکھے جائین اونکے بعد نابالغونکو رکھین اونکے بعد خنثونکو یعنی اون شخصونکو کہ جنمین مرد و عورت کے پہچاننے کی نشانیان جمع ہون اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہو کہ اوسکو خنثی مشکل کہتے ہین چنانچہ معلوم ہو چکا ہے اگر مرد کی جانب غالب ہو تو اوسکا حکم مردونکا اور جو عورت کی جانب غالب ہو تو اوسکا حکم عورتونکا ہے پھر اونکے بعد عورتونکو رکھین پانچوین فصل اونکے بیان مین کہ جنکو غسل دینا اور اونکے جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے یا نہین چند فریق کو غسل دینا اور اونکے جنازہ کی نماز پڑھنا درست نہین ہے ایک باغی یعنی وہ لوگ کہ اپنے وقت کے بادشاہ اسلام کے حکم سے پھر گئے ہون دوسرے قزاق یعنی وہ لوگ کہ راستہ لوٹتے ہین تیسرے وہ لوگ کہ رات کو ہتیار باندھ کر شہر مین چوری کرتے ہین اور اگر کوئی مزاحمت کرے تو اوسکو مار ڈالتے ہین حرفہ نہین کرتے ہین چوتھے ٹھگ یعنی وہ لوگ کہ فریب سے پھانسی ہی مار ڈالتے ہین بشرطیکہ یہہ سب مسلمانونکے ہاتھہ سے لڑائی مین مارے جائین اور اگر امام وقت کا اونکو گرفتار کرکے بعد اوسکے قتل کرے تو اونکو غسل بھی دیا جاوے اور نماز جنازہ کی بھی پڑھی جاوے پانچوین قاتل

والدین کا یعنی وہ شخص کہ اوسنے اپنے دونو ماباپ کو مار ڈالا ہو یا ایک شہید کو غسل نہین ہے
ہین حکم اوسکا نوین فصل مین انشاء اللہ تعالے معلوم ہوگا اگر میت کو گاڑ دیا اور نماز جنازہ کی
نہین پڑہی تو اوسکی قبر پر پڑہین جب تک کہ اوسکے پیٹ پہٹ جانے کا گمان غالب ہو تب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ پیٹ پہٹ جانے کا شک ہوگیا ہو تو بہی پڑہین اعضا پر نماز پڑہنا درست نہین ہے یعنی اگر ہاتہ
یا پانون یا اور کچہہ عضو بدن سے جدا ہو تو نماز اوسپر نہ پڑہین جب تک کہ اکثر بدن نہ ہو یا آدہا سر سمیت
سر کی طرف کا اوس آدہے پر پڑہنا درست نہین کیونکہ سر سے برابر لنبائی مین چرا ہوا ہو دار حرب سے
جو نابالغ قید مین بغیر ماباپ کے آیے اور دار اسلام مین آکے مر جائے تو نماز اوسپر پڑہین اور اگر اوسکے
ساتہہ کوئی ماباپ مین سے بہی پکڑا آیا لیکن اسلام نہین لایا تو اس نابالغ پر نماز پڑہنا درست نہین اگر
نابالغ خود مسلمان ہوا بدون ماباپ کے اور وہ اسلام کو سمجہتا تہا تو اوسپر نماز پڑہین اس حکم مین
لڑکا لڑکی دونو برابر ہین کوئی پیدا ہوا اور اوسکی زندگی کی علامت پائی گئی مثلاً آواز یا حرکت
پہر جلد مرگیا یا پیٹ سے اکثر بدن خارج ہو کے مرگیا نام اوسکا رکہین غسل اوسکو دین نماز
اوسپر پڑہین جو کوئی مرا پیدا ہوا یا کچہہ اعضا اوسکے بنے ہین اور کچہہ نہین تو غسل اوسکو
دیکر ایک پاک کپڑے مین لپیٹ کے گاڑ دین اور نماز جنازہ کی نہ پڑہین اگر مسلمانون اور
کافرونکے مردے ملجائین پس اگر کسی علامت سے مسلمان پہچانے جاتے ہین تو مسلمانون کو جدا
کرکے غسل دے کر نماز جنازہ کی پڑہکے مسلمانونکے گورستان مین دفن کرین علامت مسلمانون
کی خضاب ختنہ سیاہ لباس لبونکے بال تراشنا ہے اگر ان علامتون مین بہی شبہ ہو جائے
چنانچہ یہود ختنہ کرتے ہین نصاری اسیاہ لباس پہنتے ہین اور غازی مسلمان بہی کبہو اپنی
صورت ہیبتناک بنانے کے لیے مونچہین بڑہا دیتے ہین اور بعضے کفار بہی خضاب کرتے ہین
پس اسوقت مین دیکہنا چاہیے اگر مردے مسلمانونکے بہت ہون تو سب کو غسل دین اور

جمع کرکے نماز جنازہ کی پڑہین لیکن نیت مسلمانونکی کرین اور مسلمانونکو مقبرہ مین گاڑ دین اور
اگر کافر بہت ہون تو نماز کسی پر نہ پڑہین مگر نہلا کفنا کر سب کو کافرونکے مقبرہ مین گاڑین
اور غسل کفن مین رعایت سنت کی نکرین اگر کافر اور مسلمان برابر ہون تو غسل سب کو
دین مگر اونپر نماز پڑہنے مین اور دفن کرنی مین اختلاف ہے بعضونے کہا ہے پڑہین بعضونے
کہا ہے نہ پڑہین اور اونمین سے بعضونے کہا ہے کہ ان سب کو مسلمانونکے گورستان مین دفن
کرین بعضونے کہا ہے کافرونکی اور بعضونے کہا ہے کہ ان سب کے لیے ایک علیحدہ
گورستان بنائین اور قبرین سب کی برابر زمین کے کردین اگر عورت کتابیہ مثلا یہود یا نصرانیہ
کسی مسلمان کے نکاح مین تہی اور وہ اوس سے حاملہ ہو مر گئی تو اتفاق ہے علما کا کہ اوپر
نماز جنازہ کی نہ پڑہین مگر اوسکے دفن کرنے مین اختلاف ہے بعضونے کہا ہے کہ مسلمانونکی
گورستان مین گاڑی جاوی بعضونے کہا ہے کافرونکے بعضونے کہا ہے کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر
گاڑی اس بات مین احتیاط بہت ہے اور بعضونے کہا ہے کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر گاڑی
جاوے مگر قبلہ کی طرف اوسکی پیٹہہ کرین تا کہ اوسکے پیٹ کے بچہ کا منہہ قبلہ کی طرف رہے
جنازہ کی نماز پڑہنا مسجد مین مکروہ ہے موافق صحیح روایت کے چہٹی فصل جنازہ کی امامت
مین جنازہ کی نماز کا امام چاہیے کہ بادشاہ ہو اگر وہ حاضر نہو تو حاکم شہر کا اگر وہ بہی
حاضر نہو تو قاضی پہر بعد قاضی کے امام جمعہ کا پہر بعد اوسکے امام محلہ کی مسجد کا بعد اوسکے
ولی میت کا یعنی وہ مرد کہ سب قربا مین اوسکا زیادہ قریب ہے جیسے بیٹا پہر پوتا پہر باپ
پہر دادا پہر بہائی پہر بہتیجا باقی تفصیل بڑی کتابون مین ہے بعد ولی کے خاوند عورت
کا بعد خاوند کے ہمسایہ لیکن میت کے باپ کے ہوتے چاہیے کہ بیٹا امامت نکرے مگر جو باپ
جاہل ہو اور بیٹا عالم تو بیٹا ہی چاہیے کہ امام ہو پہر ولی مختار ہے چاہے آپ امامت کرے چاہے

اور کسی کو اجازت دے مگر دوسرا ولی میت کا کہ اوس ولی کے ساتھہ حق تقدم برابر ہے
تو اسکو پہنچتا ہے کہ غیر کو منع کرے اگرچہ یہہ دوسرا اصغر ہو اگر بے اذن اوسکے ولی کے کسی اور نے
کہ اوسکو آگے ہونے کا حق ولی سے نہ تہا نماز جنازہ کی پڑہی ہے تو ولی کو پہنچتا ہے کہ چاہے تو دوبارہ
کہے اگر گاڑ دیا ہو تو اوسکے قبر پر پڑہے جبتک میت پہٹنے کا گمان نہو اگر امام بے
وضو ہو تو چاہئے اور اپنی جگہہ مقتدیون مین سے کسی کو امام کر دے تو درست ہے جیسے کہ نماز
پنجگانہ مین درست ہے اگر ولی میت کا مریض ہو یا کسی اور عارضے سے کہڑا نہو سکے اور
وہی امام ہو بیٹھہ کے نماز جنازہ کی پڑہے تو درست ہے فقط عورتین اگر نماز جنازہ کی پڑہ لین تو
فرضیت اوسکی ساقط ہو جائیگی لیکن مستحب ہے کہ وہ جماعت یکبارگی الگ الگ پڑہین اور اگر
جماعت سے پڑہین تو بہی جائز ہے ہ ساتوین فصل جنازہ اوٹہانے اور ساتہہ چلنے مین جنازہ
لے چلنا اس وضع سے سنت ہے کہ مردونکو چارپائی پر یا مثل چارپائی کے جو کچہہ ہو اوسپر
لٹا کے اوسکے چارون کونے چار مرد کندہون پر رکہہ کے لیچلین مگر ضرورت کے وقت
کہ اوٹہانے والے کم ہون تو جسقدر میسر ہون جائز ہے جسوقت کہ جنازہ لیچلین تو مستحب ہے کہ
اول دس دس قدم چارون طرف سے لین اوسکا طور یہہ ہے کہ جسوقت جنازہ اوٹہائین
تو ایک شخص اوٹہانے والون مین سے اپنے داہنے مونڈہے پر جنازے کے سرہانے داہنی طرف کو رکہہ کر
دس قدم گن کر چلے پہر ایسی ہی پائینتی کے داہنی طرف سے اوسی مونڈہے پر رکہہ کر دس قدم
پہر بائین کندہے پر اوسکے سرہانے کی بائین طرف سے رکہہ کر دس قدم پہر پائینتی کی بائین
جانب سے اوسی کندہے پر رکہہ کر دس قدم چلے یہہ سب چالیس قدم ہوئے حدیث
مین آیا ہے کہ چالیس گناہ کبیرہ عوض ان چالیس قدمونکے اوٹہانے والے کیلیے حق تعالیٰ
بخشتا ہے آگ پر جنازہ لیجانا منع ہے اس لیے کہ اس مین مشابہت ہنود کی ہے

کہ جنازہ باری باری سے ایک دوسرا اپنے کندہے پر لیتا ہوا جہان تک مقصود ہو
لیجائین جنازہ لیجلنے مین جلد چلنا سنت ہے لیکن نہ اسقدر کہ گرتے دوڑتے چلین کہ جنازہ کو
حرکت اور اضطراب پہنچے چہوٹے بچونکا جنازہ ایک شخص اپنے ہاتون پر لیجاے پیچہے چلنا
جنازہ کے بہتر اور آگے چلنا بہی جائز ہے مگر بہت آگے پیچہے چلنا مکروہ ہے داہنی بائین طرف
جنازہ کے نہ چلین بلکہ آگے چلین یا پیچہے قریب قریب سوار چلنا جنازہ کے آگے دور
اسقدر کہ اوسکے گرد اور غبار کسی پر نہ پڑ جائے سوار ہو کر چلنا جنازہ کے ساتہہ مکروہ ہے
جنازہ کو مونڈہون اور گردن پر ڈال کر لے چلنا مکروہ ہے جیسے جانور پر ڈال کر لیجانا
مکروہ ہے جنازہ دیکہہ کر جنازہ کیلئے کہڑا ہونا منع ہے مگر جو ارادہ کرے اوسکے ساتہہ
چلنے کا تو درست ہے ایسے ہی جو کوئی نماز پڑہنے کی جگہہ مین ہو تو جنازہ دیکہہ کر نہ اوٹہے
جب تک کہ اوسے زمین پر نہ رکہہ دین ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ چکے تو جب
تک جنازہ کو کندہون سے زمین پر نہ رکہہ دین اوسکے ساتہہ والے نہ بیٹہین بغیر پڑہے
جنازہ کی نماز کے جنازہ چہوڑ کر چلا جانا منع ہے جنازہ کی نماز پڑہ کر بغیر اذن مردے کے
اقربا کے چلا جانا درست ہے مگر جسکے جانے مین اونکو وحشت ہو تو اوسکو رعایت کرنا
مناسب ہے جنازہ کے ساتہہ چلنے والے اپنے دلونمین خدا کا خوف لحاظ کرتے ہوے اور
اپنے گناہون اور موت کو یاد کرتے غمناک صورتین بنائین دلونمین گناہون سے توبہ کرتے
ہوے چلین اور دنیا کی باتین کرتے ہنستے ہوے نہ چلین بلکہ بیشتر خاموش رہین بے ضرورت
بات نکرین جنازہ کے ساتہہ چلتے ہوے کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا حمد اور ذکر الٰہی پکار
کر پڑہنا مکروہ تحریمی ہے جیسے کہ عادت ہے ہنود کی اس زمانہ کے عوام الناس مین
سے بیشتر آدمی اس مسئلہ سے بیخبر اور غافل ہین علما کو چاہیے کہ عوام الناس کو

بازرکہین نہین کرسکتا ہین تو دلمین بُرا جانین عورتونکا نکلنا جنازہ کے ساتھہ درست نہین ہے اگر عورتین
تو منع کیجاوین اسلیے کہ جب عورتین ارادہ کرتی ہین گہر سے نکلنے کا قبرونکے لیے تو خدا
کی اور فرشتونکی لعنت مین ہوتی ہین اور جب کہ نکلین تو ہر طرف سے اونہین شیطان گہیرتے ہین
جب کہ قبرونکے پاس پہنچین تو ارواح مردونکی اونپر لعنت کرتی ہین جب وہانسے پہرتی ہین تو
ہر لعنت مین خدا کی ہوتی ہین یہہ مسئلہ مذکور ہے مستملی مین ماتم مین سیاہ لباس پہننا اور نوحہ
شور بآواز کرکے رونا گریبان چاک کرنا منہہ کہرچنا سر منہہ سینہ زانو پر طمانچے مارنا یہہ سب
حرام ہے مگر آنسو نکلنے رونے مین اور دل سے غم کرنے مین مضایقہ نہین اگر ماتم کرنے
والیان جنازہ کے ساتھہ ہوین تو جسطرح سے ہوسکے باز رکہی جاوین اگر وہ باز نہ رہین تو جنازہ
کے ساتھہ والے جنازہ کو چہوڑ دین دلمین اونکا ساتھہ ہونا برا جانین **آٹہوین فصل**
دفن اور قبر کے بیانمین دفن کرنا میت کا فرض کفایہ ہے بغلی قبر بنانا سنت ہے اگر زمین
کہین کی نرم ہو کہ بغلی قبر نہ بن سکے تو صندوقی قبر بہی بنانا درست ہے بغلی بنانیکا طور یہہ ہے
کہ لمبی میت کے برابر اور گہری ایک آدمی میانہ قد کے سینہ یا تمام قد برابر کہودی جاے
مگر قد آدم تک گہری کرنا بہتر ہے اور ایسے ہی اگر لمبائی مین بہی کچہہ قدر میت
کے قد سے زیادہ کرین تو بہتر ہے تاکہ میت کو تنگی نہووے پہر اوس مین قبلہ کیطرف
کی بغل مین زمین سے لگا کر اوتنی ہی لمبی اور کہودی جاے اسقدر چوڑی کہ اوسمین مردہ
بخوبی سماجاے اس جگہہ کو لحد کہتے ہین اوسمین مردیکو داہنے پہلو پر لٹا دین اور منہہ اوسکا
قبلہ کی طرف کر دین اور اوسکے پیچہے ایک مٹی کا تکیہ لگا دین تاکہ منہہ اوسکا قبلہ
کی طرف سے پلٹ نجاے پہر کچی اینٹین یا لکڑیان وغیرہ لحد کے منہہ پر رکہہ کر بند کر دین
پہر اوسمین مٹی ڈالکے قبر بنادین صندوقی قبر بنانے کا یہہ طور ہے کہ لمبی گہری جسقدر

معلوم ہو چکی اوتنی ہی کہو دی جاے لیکن چوڑی اسقدر ہو کہ اوسمین دونو نعشون سے
لگاکر کچی اینٹین چن دین یا لکڑیان یا تختے کہڑے کر دین اور مردے کے لیے اوسمین کشادہ
جگہہ رہے اس صندوقی قبر مین لحد نہین کہودتے ہین پہر مردیکو اوسمین رکہین بعد اسکے ان
کچی اینٹون پر کہ چنی گئی ہین یا تختون یا لکڑیون پر کہ کہڑی کی گئی ہین غرض جو کچہہ اونمین
سے عمل مین آیا ہو اوسپر اور تختے یا لکڑیان یا نل یا اینٹین رکہہ کے چہت بنا دین مگر اس وضع
کہ مردی سے جدا رہے پہر اوسپر مٹی ڈال کے پوری قبر بنا دین یا اسطور سے کہو دی جاے
کہ پہلے ایک ہاتہہ بہر گہری اور مردے کے قد کی برابر یا قد سے لمبی کہود کر اوسکی دونو طرف
بغلون میں ایک ایک بالشت زمین چہوڑ کر بیچ مین اوتنے ہی لمبی اسقدر چوڑی کہ مردہ
اوسمین بخوبی سما جاے اور کہو دی جاے اوسکو بہی ہندوستان مین لحد کہتے ہین اور جو
اس سے اوپر رہا اوسکو جوف کہتے ہین پہر قبر بہی گہری ایک قد آدم ہو یا سینہ تک
چنانچہ معلوم ہو چکا ہے اور اس صورت مین بہی اول صورت کی سی لحد مگر یہہ
دونو قسم صندوقی کہلاتی ہین پہر اوسمین مردیکو لاکر رکہین پہر تختے یا لکڑیان یا نل
یا اینٹین جس جگہہ جو ایک ایک بالشت زمین چہوڑ دی تہی اوس جگہہ پر رکہہ کر چہت
بنا دین پہر اوسپر مٹی ڈال کے قبر بنا دین وہان بہی اس زمانہ مین بہی اخیر قسم قبر مروج
ہے اونچا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہے اگر قدرے زیادہ ہو تو
مضایقہ نہین قبر کو مدور چوکور نہ بنائین بلکہ اوپر سے ڈہلوان شکل کو ہان شتر کے
جیسے مردیکو جسقدر لوگ بخوبی قبر مین اوتار سکین اوتارین اسمین کچہہ عدد معین شرط
نہین لیکن چاہیے کہ اوتارنے والے قوی ہون کہ اوسکو آرام اور آہستگی سے لاکر قبر مین رکہین خصوصًا عورت
کو قبر مین اوسکے محارم اوتارین جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بہائی اگر یہہ نہو تو جو اقربا ہو ویسے

ف کشف الغطا میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

کہ نزدیک ہوں قرابت میں جو وہ اوتاریں یہاں تک کہ قریب کے سب ہو چکیں تب بعید نہ اوتارے
مگر جو ضرورت ہو تو بعید بھی اوتاریں بھی مضایقہ نہیں علی ہذا القیاس جب تک کہ اقربا
ہوں تو اجنبی نہ اوتاریں اگر اوسکے اپنوں میں کوئی نہو تو ہمسایوں میں سے دیندار لوگ
متقی نیک بخت اوتاریں اگر یہ بھی نہوں تو جوانان صلحا دیندار پرہیزگار اوتاریں میت کے اوتارنے
کے واسطے عورتونکو قبر میں نہ جانے دیں اس لیے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورتوں کو انکا قبر
قبر میں داخل ہونا منع فرمایا ہے جب میت کو قبر میں رکھیں تو یہ پڑہیں بسم اللہ وعلی ملۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو گرہیں کفن کی کھول دیں منہ
دیکھنا میت کا قبر میں جائز ہے جب تختے رکھ چکیں تو تختوں پر تین لپ
بھر بھر کے سرہانے سے مٹی ڈالنا مستحب ہے اول بار کے مٹی ڈالنے میں یہ
پڑھنا چاہیے منھا خلقناکم دوسری بار کے مٹی ڈالنے میں یہ پڑھے وفیھا نعیدکم
تیسری بار میں یہ پڑھے ومنھا نخرجکم تارۃ اخرٰی قبلہ کی طرف سے قبر میں
داخل کرنا مردیکا مستحب ہے مرد کے نیچے چادر یا کچھ کپڑا بچھانا قبر میں مکروہ ہے اگر
کہیں کی زمین بہت نرم ہو یا ریتلی کہ قبر نہ بن سکے تو میت کو تابوت میں رکھ کر گاڑنا
درست ہے خواہ تابوت لوہے کا ہو یا پتھر کا یا لکڑی کا لیکن اگر تابوت میں گاڑیں تو
سنت ہے کہ اوسمیں مٹی کا فرش کر دیں اور اندر کی طرف بھی مٹی سے لیس دیں
دفن کرنے کے بعد پانی چھڑکنا قبر پر مستحب ہے طور اسکا یہ ہے کہ پہلے سرہانے سے پائنتی تک
قبلہ کی جانب تین بار چھڑکا جائے پھر اسی طور دوسری جانب کو جتنی مٹی قبر کی کہودنے سے نکلی ہو
وہی اوسپر ڈالے زیادہ اور کم کرنا اس سے مکروہ ہے مگر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے
روایت ہے کہ اگر کچھ قدرے زیادہ ہو جائے تو بھی مضایقہ نہیں دفن کے وقت عورت کی قبر پر

پردہ کرنا مستحب ہے اور مرد کی قبر پر نہین چاہیے تختے رکھنا عورت کی قبر پر سر کی طرف سے
مستحب ہے اور مرد کی قبر پر پاؤن کی طرف سے اگر تختے رکھنے مین سوراخ باقی رہ جائین بند
کرنا اونکا مستحب ہے تاکہ مٹی مردے پر نہ گرے کچی اینٹین یا لکڑی بیٹھنے لحد کے منہہ پر رکھنا مستحب ہے
اور بوریا رکھنے مین اختلاف ہے بعضون نے کہا ہے مکروہ اور بعضون نے کہا درست ہے پکی اینٹین یا مضبوط
لکڑیان لحد کے منہہ پر رکھنا مکروہ ہے بشرطیکہ متصل میت کے ہون اور گرد متصل رکھنا انکا مکروہ نہین ہے
مگر جو کہین کی زمین بہت نرم ہو یا درندون سے خوف و خطر ہو تو محافظت کے لیے میت کے
ذرہ فرقہ سے کہنا درست ہے جیسے میت کے اوپر انکا رکھنا درست ہے دفن کرنا میت کا رات
مین مکروہ نہین ہے لیکن دن مین بہتر ہے میت کا گاڑنا اوس گورستان مین بہتر ہے کہ جسمین علما صلحا اور بزرگ
مدفون ہون جب میت کو دفن کر چکین تو مستحب ہے کہ تھوڑی دیر تک وہان قرآن مجید اور دعا و
درود بیٹھے پڑھتے رہین اور پڑھنے کا ثواب اوسکی روح کو بخشین اور اوسکے حق مین مغفرت اور ثابت
قدم رہنا جواب سوال مین خدا سے درخواست کرتے رہین اتنا بیٹھے رہین کہ جتنی دیر مین ایک
اونٹ ذبح اور تقسیم کیا جاتا ہے بعد اسکے وہان سے اوٹھہ آئین اسطور امر اور فعل نبی رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا حدیث صحیح مین منقول ہے اور یہہ سوال جواب کے وقت میت کے
لیے موجب استیناس کا اور باعث دفع وحشت اور دہشت کا بھی ہوتا ہے چنانچہ صحیح مسلم مین
بعضے اصحابونسے منقول ہے پس اس سے معلوم ہوا وہ جو بعضے دیار کی اس زمانہ مین رسم
ہے کہ میت کو دفن کرکے چالیس قدم سے چلے جاتے ہین پھر وہان سے لوٹ کر قبر
پر آکر فاتحہ پڑھتے ہین بدعت مخالف سنت کے اور محض بدخواہی میت کی
ہے اس مسئلہ کو یاد رکھنا چاہیے جو قبر ڈہ جاوے تو اوسکا درست کرنا جائز ہے
مگر ویسے ہی چھوڑ دینا بہتر ہے کہ مومن کی ڈہی ہوی قبر پر خدا کی رحمت بہت ہوتی ہے

قبر کی گچکاری کرنا اور مٹی سے لیسنا اور اوسپر لکہنا اور عمارت بنانا موافق حدیث
شریف کے اور بزرگ محققین فقہا کے بہی یہہ سب مکروہ ہے لیکن بعضی معتبر کتابون مین
لکہا ہے کہ سوا ے گچکاری کے پہلی تینون باتین درست ہین واللہ اعلم بالصواب

نوین فصل شہید کے احکام مین جو مسلمان عاقل بالغ پاک ناحق مارا جا ے اسطور سے
کہ اوسکے مرنے مین قصاص واجب ہو اگرچہ کسی جہت سے پہر ساقط ہو جا ے چنانچہ
بیٹے کو باپ نے مار ڈالا تو باپ پر قصاص بسبب حق ابوت کے ساقط ہو گیا یا مثل اسکے
اور کوئی صورت ہو اور وہ مرتث بہی نہوا ہو مرتث کے معنی انشاالله تعالے معلوم
ہو جاینگے یا اوسکو کسی طور سے باغیون یا حربیون یا رہزنون نے مار ڈالا ہو
یا پایا گیا میت ان سب کی لڑائی مین اور اوسمین کوئی قتل کی نشانی موجود ہے اگرچہ
نکلنا خون کا ہو آنکہہ اور کان سے یا نارے خونکا نکلنا حلق سے تو ان سبکو شہید کامل کہتے
ہین برخلاف اوسکے کہ خون جما ہوا حلق سے آتا ہو یا خون نکلتا ناک سے یا جا ے
ضرور یا استنجا کی جگہہ سے حکم شہید کامل کا یہہ ہے کہ ہتیار اور موزے اور جو چیز
کہ قابل کفن کے نہو اوسکے بدن سے دور کرین اور بغیر غسل ویسے ہی خون آلودہ
کپڑون سمیت نماز جنازہ کی پڑہ کر گاڑ دین بشرطیکہ کپڑے اوسکے موافق کفن
سنت کے ہون یعنی مرد کے لیے تین کپڑے عورت کے لیے پانچ کپڑے چنانچہ معلوم
ہو چکا ہے پس اگر کفن مسنون سے کپڑے زیادہ ہون تو کم کردین اور جو کم ہون
تو زیادہ کردین تاکہ موافق کفن مسنون کے ہو جائین عاقل بالغ پاک ہونا شہید
کامل کے حکم مین امام اعظم رحمۃ الله علیہ کے نزدیک شرط ہے پس صغیر مجنون
حایض نفسا جنب اگر شہید ہو جائین تو اونکو غسل اور کفن دیا جائیگا صاحبین رحمۃ الله علیہما

کی نزدیک یہہ شرطین نہین ہین تو اونکے نزدیک اِن سکو بہی غسل اور کفن دیا جانا چاہیے بلکہ
حکم انکا حکم شہید کامل کا ہے اگر باپ نے بیٹے کو مار ڈالا یا کسی اجنبی نے قتل کیا
اور باپ نے قصاص اوسکا معاف بخش دیا یا خون بہا لیکے تو بہی حکم شہید کامل کا جاری
ہوگا اگرچہ قصاص کیا جو مسلمان کہ مقتول پایا گیا شہر مین یا دیہات مین ایسی جگہ
کہ وہان کے مقتول پائے جانے مین دیت واجب ہوتی ہے جیسے جامع مسجد یا
شارع عام یعنی راہ سب خاص و عام کی یا مارا گیا حد یا قصاص یا تعزیر یا کسی درندہ
نے پہاڑ ڈالا یا زخمی ہوکر مرتث ہوئے یعنی لڑائی ہو چکنے کے بعد اسقدر جیا کہ اوسنے
کچہہ کہایا یا پیا یا سویا یا معالجہ کیا اگرچہ تہوڑا ہو یا کچہہ دنیا کی وصیت یا خرید فروخت
کی یا بہت باتین کین یا وہ اپنے خیمہ مین اوٹہہ آیا یا اوٹہایا گیا لڑائی مین سے
اور اوسکو ہوش حواس تہا پہر راہ مین مرگیا یا خیمہ تک پہنچکر یا ایک مکان سے
اوٹہہ کر دوسرے مکان کو چلا گیا اور گہوڑے ٹٹو وغیرہ سے اوسکے روندنے کا
کچہہ خوف و خطر بہی نتہا تو ان سب صورتون مین غسل اور کفن دیا جاوے ان سب
حرکتون سے مرتث ہوتا ہے بشرطیکہ لڑائی ہو چکنے کے بعد یہہ حرکتین پائی
جائین اگر لڑائی ہنوز قایم تہی اور اوس سے کوئی حرکت انہین سے پائی گئی تو
وہ موجب مرتث ہونے کا نہین اور محل شہادت کاملہ کا نہین ہے پس غسل اور کفن دیا
جائے اگر کسی مسلمان نے جہاد مین قصد کیا کافر حربی کے مارنے کا کسی حربے
سے پس اتفاقاً وہ حربا اوسکے اپنے ہی لگ گیا اور وہ مرگیا تو اوسکو غسل اور کفن
دیا جائے اور وہ شہید آخرت کے ثواب پانیمین جیسے کہ مجنون یا نابالغ یا جنب یا نفسا
یا حائض یا مرتث یا وہ شخص کہ دیوار سے دبکے مرگیا یا پانیمین ڈوب کے

یا آگ سے جل کر یا سفر مین یا علم دین کی طلب مین یا جمعہ کے دن یا شب مین یا وفات ملا الجنب کے مرض مین یا پیٹ چلکر یا وبا سی یا عورت ولادت سے تو یہہ سب آخرت کے ثواب یا ہمین شہید مین اگرچہ غسل و کفن دیے جائین گے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تینتیس گنائی مین دیکھو

فصل مسائل متفرقہ مین کوئی مرجائے تو اوسکے اقربا کو چاہیے کہ اگر ہو سکے تو سو آدمیون[سلہ] تک جنازہ کے لیے جمع کرین حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر سو آدمی جنازہ کی نماز پڑہین اور وہ سب مردے کی شفاعت کرین تو اللہ تعالیٰ اونکی شفاعت قبول کرتا ہے ایک کافر مرا اور سواے اونکے ایک مسلمان کے کوئی تھا تو یہہ مسلمان اوسکو ناپاک کپڑے کی طرح دہو کے ایک کپڑے مین لپیٹ کر گڑہا کہود کے گاڑ دے اور کسی چیز مین اوسکے گاڑنے و اوٹہانے سے رعایتِ سنت نکرے اگر اوسکے ہم مذہبون کے حوالہ کر دے تو بہی جایز ہے اگر اوسکے اپنون سے کوئی اور کافر بہی زندہ تہا تو اوس مسلمان کو ہرگز نچاہیے کہ اوسکے گاڑنے کا سرانجام کرے بلکہ چہوڑ دے کہ وہ کافر آپ ہی گاڑ ڈالے اور اگر مرتد ہو معاذ اللہ اور اوسکے اپنون سے سواے اوس مسلمان کے کوئی نہو تو اوسکو چاہیے کہ بے دہوے بے کفن دیے ایک گڑہا کہود کر مرے کتے کی طرح دبا دے تاکہ اوسکی لاش کے سڑنے سے کسی کو اذیت نہو اور جن کافرونکے مذہب مین مل گیا ہو اونکے حوالہ نکرے جو مسلمان مرجاوے اور اوسکے اپنون سے سواے کافرونکے کوئی نہو تو مسلمانونکو نچاہیے کہ اوسے کافرونکے حوالہ کر دین بلکہ آپ ہی مسلمان ملکر اوسکی تجہیز تکفین کرین کوئی مرجاے اور کچہہ مال اپنا نچہوڑ سے تو کفن اوسکا اور مسلمانون پر واجب ہے بیت المال مین سے مل سکے تو بہتر ہے ورنہ اور مسلمانون سے مانگ کے تجہیز تکفین کیجاوے اگر اوسکے

[سلہ] سو آدمی کی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت مین آیا ہے کہ جس جنازہ پر ایسے چالیس آدمی نماز پڑہین جو اللہ کے ساتھ شرک نکرتے ہون اور وہ شفاعت کرین تو اونکی شفاعت قبول ہوتی ہے ۱۲ منہ

اوسکی تجہیز تکفین سے کچھ بچ رہے تو جس سے مانگا تہا اوسیکے حوالہ کردین اور جو ملک
معلوم نہو یا وہ نملے اور کسی محتاج میت کی تجہیز تکفین مین صرف کردین اگر کوئی
محتاج میت نملے تو فقیرونکو خیرات کردین یا اپنے ہی خرچ مین لائین اگر خود محتاج
ہون مردیکو غسل دیکے کفنا دیا اور اوسکا کچھ بدن دہونے سے بہول گئے پہر یاد آیا
کہ کچھ بدن دہونے سے رہ گیا ہے تو مردیکو کفن سے نکال کر وہ جگہہ اوسکی دہوکے
پہر کفنا دین اور اگر نماز اوسپر اوسی حالت مین پڑہ لی ہے تو پہر نماز پڑہین اور جو قبر
مین رکہنے کے بعد یاد آئے اور مٹی ہنوز اوسپر ڈالی ہو تو باہر نکال کر وہ جگہہ اوسکی
دہوکر پہر نماز پڑہ کے گاڑ دین اور اگر مٹی ڈال چکے ہون تو پہر نہ اوکہیڑین مگر نماز دو
بارہ قبر پر پڑہنا ہے تحقیق یہی ہے اگر مردیکو اصلا غسل یا کفن نہین دیا اور مٹی ڈالنے
سے قبل یاد ہو تو اوسکو نکال کر غسل کفن دے کر نماز پڑہ کے پہر گاڑ دین اگر
مٹی ڈالنے کے بعد یاد ہوا تو نہ اوکہیڑین بلکہ اوسی حالت مین قبر پر نماز پڑہین اگر
میت کے ساتھ قبر مین کسی کا کپڑا یا روپیا یا کچھہ اور مال متاع رہ گیا اور مٹی بہی
اوسپر ڈالدی ہو تو قبر کہولکے اوسکا مال نکال دینا چاہیے مردیکو جو
دفن کر چکی تو پہر اوکہیڑنا اوسکا درست نہین ہے مگر واسطے حق انسان کے یا
وہان سیلاب کا پانی بہتا آیا یا دریا قبر کو کاٹے لیے جاتا ہے تو وہانسے اوکہیڑنا
جائز ہے یا کسی عذر ضرورت کے لیے چنانچہ وہ زمین مغصوب ہو یا حق شفعہ کے
پاس چلی جاے کہ مالک زمین کا مختار ہے چاہے اوسکو نکال ڈالے
چاہے قبر کو زمین کے برابر کر دے اگر مردہ خاک ہو گیا ہو تو زمین کے مالک کو
کہیتی کرنا اور عمارت بنانا بہی وہان درست ہے اگر بعد دفن کے نیچے معلوم ہوا

کہ میت روبقبلہ جیسا چاہئی ویسا نہین مدفون ہے یعنی معلوم ہوا کہ قبلہ کو اوسکا سر ہے
یا پاؤن ترچھا رکہا گیا ہے یا بائین کروٹ پر ہے تو پہر کہودنا قبر کا منع ہے جیسا ہے
ویسا ہی رہنے دین اگر یہہ باتین مٹی ڈالنے سے پہلے معلوم ہو جائین تو درست
کرلین اگر میت کے غسل کے لیے پانی میسر نہو تو اوسکا تیمم کر کے نماز جنازہ کی
پڑہین اگر میت کا تیمم کر کے جنازہ پڑہ لیا پہر اسقدر پانی میسر ہوا کہ غسل دینے کو کافی
تہا تو اوسکو غسل دے لین مگر نماز کے اعادہ مین دو روایتین ہین ایک مین ہے اعادہ
کرین ایکمین نہ کرین اگر میت کی چارپائی ناپاک زمین پر ہو مگر چارپائی پاک ہو تو نماز جنازہ
کی بلا اختلاف درست ہے اور جو چارپائی ناپاک ہو تو اسمین اختلاف ہے اگر مصلی
کے پاؤن کے نیچے کی جگہہ ناپاک ہو اور وہ اپنی جوتیان نکال کے اوپر
کہڑا ہو کے نماز جنازہ کی پڑہے تو درست ہے ایک کپڑا ہے اور دو شخص ایک زندہ ایک
مردہ تو وہ جسکی ملک ہے اوسی کے لیے اولی ہے اگر مردہ کی ملک ہے اور زندہ
مردیکا وارث ہے لپیٹے اگر جانکی محافظت کے لیے مضطر ہے اوسکے لے لینے مین تو
یہی سنلے اور مردیکو ننگا دفن کرے اور اگر نماز کے لیے آوے درکار ہے اور ننگا رہنے
مین کچھ جان کا خطرہ نہین تو مردے کے کفن مین لگاوے اور آپ ننگا نماز پڑہے جیسے کہ ایک
میت کے ملک پانی بقدر غسل کے تہا اور زندہ بھی پینے کے لیے مضطر ہے تو اوس پانی کو پیوے اور
میت کا تیمم کر کے نماز جنازہ کی پڑہے اور اگر اپنی طہارت کے لیے درکار ہے تو
میت کے غسل مین صرف کرے اور آپ تیمم سے نماز جنازہ کی پڑہے اگر پایا جاوے مردہ
دار حرب مین اور کچھ علامت کفر اسلام کی اوسمین نہو تو حکم کیا جائے گا اوسکے کفر کا اگر
مغرب کی نماز کیوقت جنازہ حاضر ہوا تو پہلے نماز مغرب کی پڑہے پیچھے نماز

جنازہ کی اگر عید کی نماز کے وقت حاضر ہو تو عید کی نماز ہی مقدم کرین لیکن خطبہ عید
کا بعد جنازہ کی پڑہین اگر تجہیز تکفین میت کی جمعہ کے روز صبح کو ہو چکی ہو تو اوسی وقت
دفن کر دین جمعہ کی نماز تک رکہنا اوسکا اوسواسطے کہ بہت سے آدمی جمع ہو کر اوس وقت
نماز جنازہ کی پڑہین سگے مکروہ ہے اگر خوف ہو کہ میت کے دفن کرنی مین نماز جمعہ
کی فوت ہو جاویگی تو جمعہ کی نماز کے بعد دفن کرین جنازہ کے ساتھہ جانا نفل
پڑہنے سے بہتر ہے بشرطیکہ میت اوسکے ہمسایونسے یا اقربا سے ہو یا زندگی مین
مشہور بصلاح و تقوی ہو اگر یہہ باتین اوسمین نہون تو نفل پڑہنا بہتر ہے بشرطیکہ
اور لوگ کافی ہون اوسکے دفن کرنے مین مزدوری دیکر جنازہ اوٹہوانا اور قبر
کہودوانا درست ہے اور ایسے ہی غسل دلوانا بعضونکے نزدیک جائز ہے لیکن اجرت
لینا ان سب امور پر بہتر نہین ہے اگر میت کے سوا ایک ہی شخص ہو تو اوسکو ان امور پر
اجرت لینا جائز نہین ہے مردہ کا گاڑنا اوسی جگہہ کے گورستان مین بہتر ہے کہ جس
جگہہ مرا ہو میت کو دفن کرنے کے لئے لیجانا بعضی علما کے نزدیک دو کوس تک
بعضونکے نزدیک دو منزل اور بعضونکے نزدیک تین منزل تک بہی جائز ہے اور جو دفن
کر چکے تو بہتر اوسکو اوکہیڑ کر اور جگہہ لیجانا بے ضرورت جائز نہین چنانچہ قبل اسکے بہی
معلوم ہو چکا ہے دفن کرنا میت کو اوس گہر مین کہ جسمین مرا ہو مکروہ ہے اس لیے کہ یہہ
خاص نبیون کے لیے ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین کوئی کشتی مین مرجاوے اور دفن
کرنے کے لیے زمین نزدیک نہو تو اوسکو غسل کفن دیکر نماز جنازہ کی پڑہ کر دریا
مین ڈال دین قرآن مجید پڑہنا قبر کے پاس جائز ہے مردہ اس سے فائدہ مند
ہوتا ہے قبر پر بیٹہنا سونا چلنا کہڑا ہونا بول و براز کرنا مکروہ ہے سبز گہاس کا ٹنا

قبر پر سے مکروہ ہے مگر سوکہے کا کاٹنا درست ہے گورستان کی لکڑیان اور گہاس کاٹنا
مکروہ ہے گورستان مین جوتیون سمیت چلنا مکروہ ہے اگرچہ قبرین بچا بچا کے چلے گورستان مین
ننگے پیر چلنا خدا سے اونکے لیے مغفرت مانگنا مستحب ہے آپنے واسطے قبر کہودنا کفن
بنا رکھنا درست ہے بلکہ امید ہے کہ ثواب پائے مگر بعضے محققین قبر کو طیار کر رکھنا منع
کرتے ہین اسواسطے کہ کسیکو معلوم نہین کہ کون سی زمین مین مریگا پہلے مردہ کی قبر مین
دوسریکو دفن کرنا منع ہے جب تک کہ پہلا گلکے مٹی نہو گیا ہو یا جگہہ کی ضرورت ہو تو
اوس پہلے کی ہڈیان ایک طرف جمع کرکے دوسریکو اوسمین گاڑ دین کوئی حاملہ عورت
مرے پورے دنونسے اور اوسکے پیٹ مین بچہ زندہ معلوم ہوتا ہے تو اوسکا پیٹ
بائین کوکہہ سے چاک کرکے بچہ نکال لین لیکن جب تک کہ عورت دستکار
ہوشیار مل سکے مرد ہاتھہ نہ لگائے اگر عورت نہ ملے تو پہر مرد کا بہی مضایقہ نہین ہے
اگر زندہ عورت کی پیٹ مین بچہ مر جائے اور خطرہ ہو عورت کے ہلاک ہو جانیکا
تو کوئی عورت ہوشیار دستکار اوسکے پیٹ مین ہاتہہ ڈالکے بچہ کو تہوڑا
تہوڑا کاٹ کاٹ کے نکال لے کوئی عورت حاملہ پورے دنونکی مرگئی اور اوسکے
پیٹ مین بچہ حرکت کرتا تہا اور وہ اوسی حالت مین دفن کی گئی پہر کسیکو خواب
مین نظر آئی اور کہا کہ میرے قبر مین بچہ جنا ہے تو اوسکی قبر کہود کر دیکھنا درست نہین
ہے ایک کپڑے مین دو مردونکو ملا کر کفنانا نہین درست ہے اگر ضرورت ہو تو
پہاڑ کر آدہے آدہے مین ایک کو لپیٹین آدہے مین دوسریکو اگرچہ سب بدن کسی کا نہ چہپے
دو مردونکو ایک قبر مین گاڑنا نہین درست ہے اگر ضرورت ہو جگہہ کی تنگی دیکھا چاہیے کہ سب
ایک جنس ہین یعنے فقط مرد ہین یا فقط عورتین مثلاً یا مختلف ہین یعنی مرد عورتین بالغ

نابالغ خنثیٔ مشکل سب جمع ہین پس اگر ایک جنس ہون تو قبلہ کی طرف اوسکو لگا کر
رکہین جو اون سب مین افضل ہو پہر اوسکے پیچھے دوسر یکو اسی قیاس سے اور اگر
مختلف ہون تو قبلہ کی طرف مرد بالغ کو لگا کے رکہین اوسکے پیچھے لڑکے کو اوسکے
پیچھے خنثیٔ مشکل کو اوسکے پیچھے عورت کو ان سب صورتون مین ہر ایک کے
درمیان مٹی کی مینڈ بنا دین تا کہ جسم سب کے الگ الگ رہین زیارت کرنا قبرونکی
مستحب ہے جب قبرونکے پاس جاوے تو یہہ پڑہنا سنت ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ
مُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنت بقیع کو تشریف لیجاتے تھے تو اسکو
پڑہتے تھے اور مستحب ہے سورۂ یٰسٓ پڑہنا کہ حدیث مشہور سے ثابت ہے حدیث شریف
مین آیا ہے کہ جس شخص نے قبرونکے پاس سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑہا اور اسکا
ثواب مردونکو بخشا تو دیا جائیگا ثواب اوسکو اسقدر کہ جتنے مردے وہان ہونگے یعنی
اگر مردے وہان مثلاً سو ہونگے تو اوسکو ایک حصہ کا سو حصہ کی قدر ثواب ملیگا قبرونکے
پاس کہڑے ہوکے قبلہ کو منہ کرکے دعا پڑہنا مستحب ہے بعضون نے کہا ہے کہ میت
کی طرف منہ کرکے دعا پڑہے قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہے اور یہی حکم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زیارت شریف کا ہے قبر کو چومنا
اور اوسپر ہاتہہ رکہنا منع ہے مگر بعضون نے کہا ہے جو زیارت مزار مہبط انوار
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا والدین کی یا اور کسی اولیاء اللہ اور صلحا کی میسر ہو
تو زمین پر طواف کرنا علی اور اوسکو چومنا اور اوسپر ہاتہہ رکہنا موجب سعادت کا ہے
زیارت کرنا قبرونکی جمعہ کے دن بعد نماز کے بہتر ہے اور بعضونکو شب میں آفتاب نکلنے تک

اور پنجشنبہ کو اول روز اور آخر روز مین مومنین کی روحین جمعہ کی شب کو چھوٹتی ہین
پہلے آتی ہین اپنی قبرونکو پھر اپنے گھرونکو اور دو عیدون کی اور محرم کی شب مین اور
شب برات مین بھی روحین مومنین کی اپنے گھرون کو آتی ہین پہر آواز نرم سے اپنے
اقرباؤنکو کہتی ہین کہ ہمارے واسطے کچھ خیرات صدقات کرو پس اگر انہون نے کچھ کیا
ہوتا ہے تو دعا دیجاتی ہین والا ناخوش ہو کر چلی جاتی ہین دفن کرنے کے بعد تلقین
نکرین اور اگر کوئی کرے تو منع بھی نکیا جاے اس تلقین مین اسطور سے کہنا ہے کہ اے
فلانی کے بیٹے فلانی کے یاد کر اوس راہ کو جس پر تہا تو اور کہہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ
بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نَبِیًّا یعنی راضی ہوا مین اللہ کے
رب ہونے مین اوسکے اور راضی ہوا مین اسلام کے دین ہونے مین اوسکے اور راضی ہوا مین
محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے پیغمبر ہونے مین اوسکے اگر میت کا نام معلوم
نہو تو کہا جاے بیٹے حوا کے اور باقی تلقین ذکر کی جاے جس کسے سے سوال
قبر مین نہین ہوتا اوسکو تلقین نکرین موافق صحیح روایت کے نبیونسے سوال نہین ہوتا ہے اور
مسلمانونکے معصوم بچونسے آگ جلانا قبر پر منع ہے پہولونکے درخت یا سبز گہاس
یا کچھ اور سبزی کی قسم سے قبر پر جمانا بہتر کہ جب تک وہ تر و تازہ ہے خدا کی ثنا کرتا ہے
اور میت کو اوسکی تسبیح سے انسیت ہوتی ہے اگر وصیت کی ہو کہ مجھے
فلانا شخص غسل دے یا قبر مین اوتارے یا نماز جنازہ کی پڑہے تو یہہ وصیت اوسکی
باطل ہے اور یہہ حق اوسکے اولیا کا ہے جسکو چاہین حکم دین یا خود آپ کرین مسئلہ
اسقاط کا ایک شخص مرا فرض نمازین اور واجب اور روزے ماہ رمضان
المبارک کے اور کفارے قسمونکا اور سجدے سہو کے یا اور کوئی واجب

یا بعض اوسکے ذمے پر تہے کہ اوسنے اونہین کیے یا اوتو کیے تہے لیکن نقصان کیسا تہہ
پس اگر اوسنے وصیت کی کہ مجہہ پر یہہ حقوق باقی ہین میرے مال سے ان حقوق کا فدیہ
دیجیو پس اگر ثلث مال کا اوس فدیہ کے لیے کافی ہو تو دیا جائیگا اسطور سے کہ جتنی اوپر
فرض نمازین ہین وتر ون سمیت اور ماہ رمضانکے روزے شمار کرکے ہر ایک کی عوض
مین آدہا صاع گیہون یا قیمت اوسکی محتاجونکو دے دین اور باقی حقوق کا حال جیسا کہ
بیان مین آگے آتا ہے انشاء اللہ تعالے معلوم ہوگا اور اگر ثلث مال اسمین کفایت نکرے
تو چاہیے کہ فدیہ پورا کرنے مین حیلہ کیا جاوے اور اگر ورثہ اپنے طرف سے پورا کرکے
ادا کردین تو بہی جائز ہے پہر اس صورت مین حیلہ کرنا مناسب نہین ہے جیسے کہ اگر میت نے
وصیت نکی ہو اور ورثہ اپنی طرف سے فدیہ دیدین تو درست ہے حیلہ یہہ ہے کہ عمر اوسکے
سب حساب کیجائی پہر اوسمین سے ابتدا تولد سے بلوغ تک کے ایام نکال ڈالین
مثلا بارہ برس اور جو عورت ہو تو نو برس پہر ہر روز کے پانچ فرض نماز دن اور
ایک نماز وتر کے بدلے دو دو سیر گیہون ہر نماز کے مقرر کرین پس ایکروز کے
بارہ سیر ہوے اور ایک مہینے کے چالیس سیر کے من سے نو من اور ایک برس کے
ایک سے اٹھہ من اور ایک ماہ رمضانکے روزونکے بدلے ڈیڑہ من پس یہہ مجموعا ایک
سے ساڑہے نو من ہوے اور چاہیے کہ بدلے سجدہ سہو اور کفارہ یمین یا مثل اوسکے اور
واجبات کہ واجب الادا ہین اور بین بسبب بشریت کے قاصر رہتا ہے نظر کرکے کہ مثلا اسقدر
یہہ امور اوسکے ذمہ پر ہونگے ہر ایک کے بدلے آدہ صاع گیہون مگر کفارہ یمین کے بدلے
پانچ صاع حساب کرکے اندازے سے لو نیز زیادہ کرلین بہتر جتنی کہ اوسکی عمر مقرر کی
جائی اوتنی سے گیہون اوسی حساب سے مقرر کرکے قرآن مجید یا کوئی شے دے

قیمت اوسنمین گیہون پر ایک مسکین کے ہاتھ بیچ ڈالین اگر قرآن مجید دینا منظور نہو تو
اوسے لیکے بخشالین یا اوسے چہوڑدین پس قرآن بیچنے والیکے اوس مسکین پر
گیہون ثابت ہو جاینگے پہر قرآن بیچنے والا اس مسکین کو کہے کہ اس میت کے ذمہ جو
اتنی مدت کی فرض نمازین اور واجب وتر سجدۂ سہو اور ماہ رمضان کے روزے اور کفارے
یمینوں کے اور سوا اسکے بعضے حقوق اللہ تعالے کے کہ واجب الادا ہین اور اسنے اون سب
بعضے ادا کیے ہین اور بعضے باقی ہین یا سبہی باقی ہین تو مینے تجھکو وہ گیہون کہ میری تجہ پر ہین
اس میت کے ان حقوق کے فدیہ مین دئی پہر وہ مسکین کہے مینے قبول کئے پس امید
قوی ہے خدا کی جناب مغفرت مآب سے کہ اپنے فضل اور کرم سے اوس میت کو
مخلصی بخشے چاہیے کہ جس مسلمان کی وفات ہو تو اسقاط اوسکی اسطور کی جائے پس
اگر وہ صاحب مال ہو تو اوسکے مال مین سے دین یا اگر ورثہ اپنی طرف سے ادا کر دین تو بہی بہتر ہے
والا یہہ حیلہ کرلین اور اس امر سے غافل نہ ہون واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب

گیارہوین فصل تعزیت مین تعزیت کرنا مصیبت والونکی سنت ہے تعزیت کے واسطے
مصیبت والونکو تین روز تک بیٹھنا جائز ہے مگر ایکروز بیٹھنا اولی ہے تعزیت کے
لیے بیٹھنا دروازہ کے آگے مکروہ دو مرتبہ تعزیت کرنی مکروہ ہے موت کے بعد سے
تین روز تک تعزیت درست ہے قبل دفن کرنے کے تعزیت بہتر نہین ہے مگر جو اہل
میت پر بہت غم و الم ہو تو قبل بہی مضائقہ نہین تعزیت کرنی میت کی سب اقربا
کے پاس جا کر مستحب ہے لیکن جوان عورت کے پاس جانا منع ہے مگر جبکہ
کہ اوسکا از روئے شرع کے پردہ حجاب نہو تو اوسکو درست ہے تعزیت کرنے
والا اہل مصیبت کو یون کہے اَعظَمَ اللّٰہُ اَجرَکَ وَاَحسَنَ عَزَاءَکَ وَغَفَرَ لِمَیِّتِکَ

اگر میت غیر مکلف ہو یعنی صغیر یا مجنون اصلی تو عوض [illegible] کے نکلے یعنی اوسکے
بہ عین اجر عظیم دے اللہ تعالیٰ تجکو اور نیک کرے صبر تیرا اور بخشے مردے تیرے کو مستحب ہے
کہ ایسے کلمات تعزیت مین کہے کہ اہل مصیبت کے دل پر صبر اور تسکین جن سے حاصل ہو اور
مصافحہ بہی کرے اہل مصیبت سے کہ یہہ اوسکے دلکو تسکین بخشتا ہے اور سنت ہے کہ اہل
مصیبت اکثر اوقات پڑہا کرے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مستحب ہے کہ تعزیت مین ویسے
ہی کہے کہ جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے لیے اونکے بیٹے کے مرنے کی مصیبت مین فرمایا تہا اوسکا حاصل یہہ ہے مال ہمارے اولاد
قبائل ہمارے خدا کی بہتر بخششین ہین اور اوسکے عاریتین ہین ہمارے پاس رکہین ہوی
فائدے لینے مین ہم اونسے چندروز پہر ان سب کو لیلیگا ہم سے پس جسوقت کہ دین
اوسنے یہہ سب نعمتین ہمکو تو حق اوسکا شکر ہے اور جب کہ لیلی تو حق اوسکا صبر ہے
اور تہا بیٹا تیرا خدا کی بہتر بخششون سے اور اوسکے [illegible] ہونے سے فائدہ لیا تونے اوس سے
خوشی اور نیک حالمین پہر لیا خدا نے اوسے تاکہ اجر دے تجکو جزع فزع مت کر کہ یہہ
ضایع کر دیگا اجر تیرے کو اگر ظاہر کیا جاوے کچہہ ثواب مصیبت تیری کا تو خواہ مخواہ تجہکو
جاسے تو اوسکے مقابلہ مین مصیبت اپنی کو پس امیدوار رہو تو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کا
یہان تک تمام ہو چکی پس چاہیے مسلمانونکو کہ ایسے ہی کلمات تعزیت مین کہین مردہ
کے برائیونسے ذکر کرنا منع ہے اسلیے کہ جب اوسکی برائی کوئی ذکر کرتا ہے تو فرشتہ
قبر مین آکے جہڑکی سے کہتا ہے کہ تو ایسا تہا جیسا یہہ کہتے ہین کافر کے واسطے بہی تعزیت کرنا
درست ہے مگر اوسے یون نکہے کہ بخشے اللہ تعالیٰ تیرے مردے کو بلکہ یون کہے کہ اللہ نے دیا اسکا عوض
دے تجکو اور تجکو شمار خلق کم نکرے بارہوین فصل اہل مصیبت کے لیے طعام بہیجنے

اور میت کے سبب صدقہ دینے مین مستحب ہے محلہ دارون کو اور اونہون کو جو قرابتی ہین
یہ کہتے ہون کہ طعام پکاکر مصیبت والونکو بہیجین اگر اہل مصیبت طعام نکہائین تو اونکو اصرار سے
کہلائین مستحب ہے کہ منت کرکے اونکو طعام کہلائین ضیافت لینا اہل مصیبت کی مکروہ اور
بدعت شنیع ہے جیسے عوام الناس اس زمانہ مین لیتے ہین خصوصا دیہات مین کہ اگر اہل
مصیبت ضیافت نہ دے تو نہایت مطعون اور بدنام کرتے ہین اگر اہل مصیبت صاحب
مقدور ہو اور اپنی رضا سے کچہ خیرات کرے تا کہ میت کو ثواب پہنچے تو بہتر ہے
مستحب ہے کہ ولی میت کا اول شب کو کچہ تصدق موافق اپنے مقدور کے کرے
اور اگر محتاج تنگ دست ہو تو چاہیے دو رکعت نفل پڑہ کے ثواب اوسکا مردے کی
روح کو بخشے امید ہے کہ اللہ تعالے میت کو بخش دیگا اس نماز کی ہر رکعت مین بعد الحمد کے
دس دس بار آیۃ الکرسی اور سورۃ الہکم التکاثر پڑہنا ہے حدیث شریف مین آیا ہے
کہ اول شب میت پر بہت سخت ہوتی ہے پس رحم کرو تم اپنے مردون پر خیرات کرنے
مین کچہ طعام اور کچہ پانی شیرینی میت کے پیچہے قبر پر بہیجنا مکروہ ہے شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
نے جامع البرکات مین لکہا ہے کہ کتاب مطالب المومنین مین مذکور ہے کہ وہ جو اس زمانہ
کے آدمی تکلفات کرتے ہین مثلا سوم کو فرش بچہانا خیمہ کہڑا کرنا خوشبو تقسیم کرنا اور
مانند اسکے سب بدعت شنیع اور غیر جائز ہین توبہ بخشے اللہ تعالے اونکو ان کامون سے
اور عفو کرے اگر تعزیت کرنے والا اہل مصیبت کو کہے کہ بڑی مصیبت پہونچی تجہے
بعضون نے کہا ہے کہ یہہ کفر ہے بعضون نے کہا ہے کفر تو نہین ہے لیکن خطا بڑی ہے
بعضون نے فتوے اسکے جواز پر دیا ہے اور اگر کہے جو کچہ کہ اوسکی عمر سے کم ہوئی ہے
تیری عمر مین زیادہ ہوجیو تو خوف کفر کا ہے اگر کہے عمر تیری زیادہ ہوجیو یہہ بہتر ہے

خطا اور زحمت کی بیان تک کلام تھا شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا آخرت کے باب میں
یا کفن پر عہد نامہ لکھدیں تو امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اوسکو بخش دیگا عہد نامہ یہ ہے

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ
فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ
اِلَی الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ
عِنْدَکَ عَھْدًا تُوَفِّیْنِیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

اور بعضے اگلے لوگون نے وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد میرے ماتھے اور سینہ پر بسم اللہ
الرحمن الرحیم لکھ دیجیو اور روایت معتبر ہے کہ ایک شخص صالح نیک بخت نے
مرنے کے وقت اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد سینہ اور ماتھے پر میرے
بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ دیجیو چنانچہ بیٹے نے ویسے ہی کیا پھر اوسنے جو خواب
مین اپنے باپ کو دیکھا تو پوچھا کہ کیونکر گذری اوسنے کہا کہ جب مجھکو قبر مین رکھ دیا اور
فرشتے عذاب کے آئے میرے ماتھے اور سینہ پر فرشتون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکھا ہوا دیکھ کر کہا نڈر رہو تو عذاب سے

تمت — تمام شد

الحمد للہ رسالہ تجہیز و تکفین اموات تصنیف مولوی محمد عمران خلف الصدق مولوی محمد عمران
مصطفی آبادی غفر لہما اللہ کا قبل ازین حسبی تاج الاولیا مرکز الفضلا حدید النظر صائب الفکر تابع
سنت نبوی جویای مرضیات ایزدی حاجی محمد حسین صاحب کے مطبع محمدی مین چھاپا تھا بار دیگر انفس
العباد و احقر الافراد ناکارہ زمان مملو خطا و عصیان مسیح الزمان نے جناب فیض مآب
حاجی صاحب ممدوح مدظلہ العالی کی اجازت سے انیسوین شہر رجب المرجب ۱۲۶۲ ہجری مین چھاپا